بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

رسالہ

تشحیذ الاذہان

مرتبہ- قاضی محمد ظہور الدین اکمل

نمبر ۱۲	بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۷ء مطابق صفر ۱۳۳۶ھ	جلد ۱۲

فہرست مضامین

قیمت سالانہ

عوام سے عا طلباء سے عا

غیر ممالک سے ے/

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپا اور چوہدری [illegible] پبلشر نے شائع کیا

سنہ ۱۹۱۷ء ختم ہوا

ولہ الحمد فی الآخرۃ والاولیٰ

الحمد للہ کہ تشحیذ کی بارہویں جلد ماہ دسمبر میں ختم ہوئی اس سال میں دس مضامین ایسے چھپے جو مستقل تصنیف کی حیثیت رکھتے ہیں اور جو مقبول عام ہوئے۔ مکالمہ شیعہ و احمدی مسئلہ ختم نبوت۔ قبولیت دعا کے ۸۶ گر۔ محمدی ختم نبوت کی اصل حقیقت۔ بیوی کی تعلیم چند کارآمد حوالے۔ ایک غیر احمدی کے تیرہ سوالات کے جواب۔ نزول مسیح و وفات مسیح اسکے علاوہ بشارات القرآن کے عنوان سے قرآن مجید کی پیشگوئیاں اور درس الحدیث شائع ہوتا رہا۔ رسالہ باوجود اپنا پریس نہ ہونے کے ہر مہینے کی پانچ تاریخ کو شائع ہوتا رہا یہاں تک تو ہمارا فرض تھا۔ خریداران میں اضافہ نہیں ہوا تقریباً سو کی کمی ہی ہوئی وجہ معلوم نہیں [illegible] مضامین کے بارے میں تو تعریفی خطوط ہی آتے رہتے ہیں مالی حالت یہ ہے کہ ابھی تک سہ ماہ کی تنخواہیں اور پانچ ماہ کی چھپوائی نہیں دی پس کیا ہمارے دوست اس طرف توجہ فرمائینگے ورنہ نتیجہ ظاہر ہے اخراجات اس کفایت کے ساتھ ہیں کہ تجربہ کار سے تجربہ کار بھی کہتا ہے اس سے کمی ممکن نہیں ممبران تشحیذ بھی اگر توجہ فرماویں تو بہتر ہو۔ بعض احباب نے خریدار بڑھانے کی طرف توجہ فرمائی ہے

(۱) مولوی فاضل محمد اسمٰعیل صاحب آف قادیان ۵ خریدار

(۲) مولوی محمد بہاء الدین خان صاحب حیدرآباد دکن ۴ خریدار

(۳) سید عبد المجید صاحب منصوری ۱ خریدار

احمدیہ ہوسٹل کے طلباء نے بھی کچھ کوشش شروع فرمائی ہے شکر اللہ سعیہم

بقایا بابت سنہ ۱۹۱۶ء ۱۰۰۰ روپے اور بابت سنہ ۱۹۱۷ء ۲۰۵ روپے

کیا ہمارے بھائی حقوق العباد کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ رقم ادا نہ فرماوینگے اور سنہ ۱۸ء کی پیشگی قیمتیں اگر جلد بھیجدیں تو کام چلانے میں آسانی ہوگی۔ تاویل المتشابہات حضرت اقدس کے دس الہامات انت منی و انا منک انت منی بمنزلۃ توحیدی وغیرہ کی عجیب و غریب تفسیر ایک لمبا مضمون چھپ رہا ہے جو جنوری فروری کے دو نمبروں کے مجموعے کی صورت میں شائع ہوگا۔ چندہ وصول کرنے کے لئے وی پی ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ

تشحیذ الاذہان

بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۷ء

مسئلہ نزول مسیح

جمہور اہل اسلام اس عقیدہ پر قائم ہیں کہ آخری زمانہ میں دین اسلام کی تائید و نصرت و اشاعت کے لئے حضرت مسیح نازل ہونگے۔ اس عقیدہ کی بناء جن "احادیث" پر ہے۔ وہ یہ ہیں :-

(ا) قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ والّذی نفسی بیدی لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً مقسطاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ (یضع الحرب بھی آیا ہے) ویفیض المال حتی لا یقبلہ احدٌ۔ (صحیح مسلم جلد اول ص۷۲ باب نزول عیسیٰ مطبوعہ مصر)

(ب) قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم و امامکم منکم۔ (صحیح مسلم جلد اول ص۷۲)

ترجمہ (ا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ بہت ہی جلد تم میں ابن مریم حکم و عادل کی حیثیت سے نازل ہو گا۔ کسر صلیب و قتل خنزیر کریگا۔ جزیہ یا لڑائی[1] موقوف کر دے گا۔ اور پانی کیطرح مال بہائے گا۔ یہاں تک کہ اسے کوئی بھی قبول نہ کرے گا ؛

(ب) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ابن مریم نازل ہو گا۔ تو تمہاری کیا کیفیت ہو گی ؛

ابن مریم سے کون مراد ہے

ان احادیث میں سب سے پہلے بحث طلب ابن مریم ہے۔ آیا اس سے مراد حضرت موسیٰ کا آخری خلیفہ مسیح ناصری ہے۔ یا اُمت محمدیہ میں سے کوئی فرد اکمل جو بوجہ مشابہت تامہ مسیح کا نام پائے ہمارا عقیدہ ہے کہ ابن مریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری خلیفہ کو فرمایا۔ جو اُمت محمدیہ میں سے ہی مبعوث ہو کر امام ہو گا۔ اور اسپر ہمارے پاس بہت سی دلیلیں ہیں ؛

اوّل یہ کہ مسیح بن مریم علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ اور وہ فوت شدہ اس دنیا میں واپس نہیں آتے احمدیہ لٹریچر میں مفصل بحث موجود ہے۔ یہاں اس کا اعادہ ضروری نہیں۔ اس لئے صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ جب ابن مریم فوت ہو چکے۔ تو بوجہ تعذر حقیقت لامحالہ ان کی صفات خاصہ کا حامل کوئی شخص اس کا مصداق ماننا پڑے گا ؛

دوم۔ اس حدیث میں ابن مریم کے ساتھ واماما منکم آیا ہے۔ منکم بتاتا ہے کہ وہ ابن مریم بنی اسرائیل سے نہیں۔ بلکہ اُمت محمدیہ میں سے ہے۔ جو مسلمانوں کا امام ہو گا۔ یہ نوٹ کر لینا چاہیئے۔ واؤ حالیہ ہے۔ اور حال یا فاعل سے ہوتا ہے یا مفعول سے۔ پس فرد ایحال یہاں ابن مریم ہی ہو سکتا ہے اسی کے لئے منکم فرمایا یعنی اُمت محمدیہ

---

[1] چونکہ پہلے جمیعے سے لڑائی و جہاد کا احتمال ہو سکتا تھا اس لئے یضع الجزیہ فرما کر بتایا کہ یہ سب کام دلائل و براہین روحانیہ سے ہو گا۔ مادی ہتھیاروں سے نہیں ؛

میں سے۔ اور اگر واؤ عاطفہ ہے۔ تو پھر امام مہدی کو بھی آسمان سے اُترنے والا ماننا پڑیگا۔

سوم۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرماتا ہے۔ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور نبیوں کے خاتم۔ یعنی آپ کی نبوت کا عرصہ قیامت تک ممتد ہے۔ پس محمدی نبوت کے سوا کوئی نبوت جلوہ گر نہیں ہو سکتی یعنے کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو شریعت لائے یا جو آپ کی اُمت کا ایک فرد نہ ہو۔ اس صورت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو انبیاء میں ایک مستقل نبی ہیں۔ کیونکر آسکتے ہیں۔ اگر کہو اُمتی ہو کر آئینگے۔ تو یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ نبوت ایک نعمت ہے۔ اور نعمت بغیر جرم کبیرہ چھینی نہیں جاتی۔ ذلک بان اللہ لم یک مغیرًا نعمۃ انعمہا علے قوم حتّٰی یغیروا مابانفسہم (انفال ع ۷)

چہارم۔ سورہ نور میں ہے۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحٰت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم۔ یعنی اُمت محمدیہ میں جو کامل الایمان اور صالح الایمان ہیں۔ ان کو خلیفے بنائیگا۔ ٹھیک اس طرح جس طرح ان سے پہلوں (موسوی سلسلہ) کو خلیفہ بنایا۔ پہلے حضرت موسیٰ کے آخری خلیفہ عیسیٰ بن مریم کو مشبہ بہ بنایا۔ اور حضرت نبی کریم کے آخری خلیفہ مسیح کو مشبہ۔ مشبہ بہ اور مشبہ ایک نہیں ہو سکتے۔ پس یہ نازل ہونیوالا ابن مریم اور ہے ؀

پنجم۔ حضرت مسیح ناصری کے لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔ ورسولًا الیٰ بنی اسرائیل یعنے وہ بنی اسرائیل کی ہدایت اور اصلاح کے لئے رسول ہو کر آئے۔ انجیل میں بھی ان کا یہی قول درج ہے۔ کہ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے آیا ہوں۔ اب اگر یہ تسلیم کیا جاوے۔ کہ آپ ہی اُمت محمدیہ کے آخری خلیفے ہونگے تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ آپ تمام جہان کی طرف مُرسل ہوں گے۔ کیونکہ جس نبی (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کی مسند خلافت پر آپ متمکن ہوں گے وہ تمام جہان کے لئے آیا ہے۔ لقولہ تعالیٰ۔ انی رسول اللہ الیکم جمیعًا۔ اور یہ بالبداہت باطل ہے۔ کیونکہ جس کی شان رسولًا الیٰ بنی اسرائیل ہو۔ اُسے رسول اللہ الیکم جمیعًا کہنا درست نہ ہوگا۔ اور

قرآن مجید کی ہر دو آیت کی تکذیب لازم آئے گی ؛

ششم۔ نبی کریمؐ کی شان میں آیا ہے۔ اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی میںنے تمہارے لئے دین کامل کر دیا۔ اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی۔ تکمیل ہدایت کا کام تو حضور انور پر پورا ہو چکا۔ مگر تکمیل اشاعت ہدایت کا کام باقی تھا۔ جو وہ بھی آپ ہی کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہیئے۔ تا کہ اتممت علیکم نعمتی کی شان دونو پہلوؤں سے نظر آئے۔ اور لیظہرہ علے الدین کلہ کی پیشگوئی پوری ہو۔ اس پیشگوئی کے متعلق مفسرین بھی یہی لکھتے آئے ہیں کہ یہ مسیح موعود کے ذریعے پوری ہو گی۔ دیکھو تفسیر فتح البیان جزء ۹ مطبوعہ مصر صفحہ ۴۹۔ وقیل ہو عند نزول عیسٰے علیہ السلام حین لا یبقی علے وجہ الارض کافر۔ (ایسا عیسٰی علیہ السلام کے نزول کے وقت ہو گا) تفسیر قادری کے صفحہ ۵۱۴ پر لکھا ہے۔ "اس امر کا ظہور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے اترنے کے بعد ہو گا"

غرض اس پر سب متفق ہیں۔ کہ تکمیل اشاعت ہدایت مسیح کے ذریعے ہو گی۔ مگر بحث طلب امر یہ ہے۔ کہ مسیح ناصری کے ذریعہ یہ کام ہو۔ تب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا جلال ظاہر ہوتا ہے۔ یا مسیح محمدی کے ذریعہ ہو۔ تو آپ (صلعم) کی شان نمایاں ہوتی ہے۔ ہر مسلمان یہی کہیگا۔ کہ اُمت محمدیہ کا ایک فرد جو آنحضرتؐ کی تعلیم اور اتباع سے مسیحیت کا درجہ حاصل کرے۔ اس کے ہاتھ سے یہ کام ہو۔ تو اسی میں جاہ و جلال نبوی کا اظہار ہے۔ یہ اُمت خیر الامۃ۔ اور اسکے علماء کانبیاء بنی اسرائیل ؛

ہفتم۔ مسیح بن مریم کا حلیہ بخاری کتاب بدء الخلق میں یُوں ہے۔ عن نافع × × × ارانی اللیلۃ عند الکعبۃ فی المنام فاذا رجل آدم کاحسن ما یریٰ من ادم الرجال رجل الشعر × × وھو یطوف بالبیت فقالوا ھذا المسیح بن مریم ؛

نبی کریمؐ فرماتے ہیں۔ مجھے خواب میں کعبہ کے نزدیک ایک نظارہ دکھایا گیا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ ایک آدمی گندمی رنگ کا گندمی رنگ والے آدمیوں میں سے خوبصورت سیدھے بالوں والا بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے۔ میںنے پُوچھا یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا یہ مسیح بن مریم ہے۔ اسی کے ساتھ دجال کا ذکر ہے۔ جس سے معلوم ہُوا۔ کہ دجالی حملے سے اسلام کو بچانے والے

مسیح موعود کا حلیہ ہے:۔

اب دوسری حدیث اسی باب کی ملاحظہ ہو ارشاد ہوتا ہے:۔ رایت عیسیٰ وموسیٰ و ابراھیم فاما عیسیٰ فاحمر جعد عریض الصدر۔ میں نے معراج کی رات حضرت عیسیٰ موسیٰ ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا۔ عیسیٰ سُرخ رنگ گھونگریلے بالوں والے فراخ سینہ ہیں ۔

دونوں حلیوں میں فرق بیّن ہے۔ نام تو دو شخصوں کے ایک ہو سکتے ہیں۔ مگر حلیے ایک نہیں ہوتے۔ پس جہاں کمال مشابہت کے لحاظ سے دونوں کو ابن مریم فرمایا۔ وہاں ساتھ ہی حلیوں کا فرق بتا کر یہ سمجھا دیا کہ مسیح موسوی اور ہے اور مسیح محمدی اور ۔

یہ سات زبردست دلائل اس بات کے ہیں کہ آنے والا مسیح باوجود ابن مریم کہلانے کے وہ ابن مریم نہیں۔ جو حضرت موسیٰ کا آخری خلیفہ بنی اسرائیل میں ہُوا ۔

مسیح موسوی و مسیح محمدی کی مشابہت

سوال ہو سکتا ہے کہ پھر آنے والے کو ابن مریم کیوں کہا گیا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ بوجہ مشابہت تامہ کے جو آپ کو مسیح ناصری سے ہے جس کی تفصیل تذکرۃ الشہادتین اور تحفہ گولڑویہ میں ہے۔ مختصر لکھتا ہوں

مسیح محمدی	مسیح موسوی
۱۔ اُمّت محمدیہ کے لئے موعود مُرسل ۔	۱۔ بنی اسرائیل کے لئے موعود نبی۔
۲۔ آپ کے ظہور پر انگریزی سلطنت ۔	۲۔ آپ کے ظہور کے وقت رُومی سلطنت۔
۳۔ مسلمانوں کے ہفتاد و دو ۷۲ فریق بن کر ایک دوسرے کی تکفیر میں سرگرم تھے آپ نے اختلافی مسائل کا وحی ربانی سے فیصلہ کیا ۔	۳۔ یہود کے بہت سے فرقے بن چکے تھے جو ایک دوسرے کی تکفیر کرتے۔ آپ بطور حکم آئے۔ اختلافات کا فیصلہ کرنے۔ نئی شریعت نہیں لائے ۔
۴۔ حضور نے بعض مولویوں کے خیالات در بارۂ جہاد کی تردید کی۔ اور دلائل و حجج سے اشاعت اسلام کر کے دکھا دی ۔	۴۔ آپ نے موسوی جہاد کو موقوف کیا اور صلح و آشتی و نرمی سے دین کی تبلیغ جمالی رنگ میں کی ۔

مسیح موسوی	مسیح محمدی
۵۔ آپ کے زمانہ میں احبار و رہبان کی حالت بد سے بدترین ہو چکی تھی۔ اور طرح طرح کے فسق و فجور میں مبتلا تھے۔ آپ نے بیدھڑک ان کے خلاف آواز اٹھائی ؎	۵۔ آپ جب آئے تو وہی نقشہ تھا۔ جو حدیث میں آیا ہے۔ ما یبقی من القرآن الا رسمہ ولا من الاسلام الا اسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ فقہاءھم ذالک الزمان شر فقہاء تحت ظل السماء ؎
۶۔ مذہب مسیحی قیصر کی قوم میں نرمی و آشتی سے پھیل گیا ؎	۶۔ خدا کے فضل و رحم سے خدام مسیح موعودؑ کی طفیل سے یورپینوں میں اسلام پھیل رہا ہے اور یہ صداقت پسند قوم اسکی طرف متوجہ ہو رہی ہے ؎
۷۔ آپ کے ظہور کے وقت ایک ستارہ نکلا۔ جسے دیکھ کر مشرق سے لوگ آئے ؎	۷۔ سنہ ۱۲۹۹ھ میں آپ کے ظاہر ہونے کا نشان ایک ذوالسنین ستارہ نکلا ؎
۸۔ مجدد الف ثانی نے مکتوب ۶ میں لکھا ہے کہ مسیح موسوی کے وقت کامل سورج گرہن ہوا (اور زلزلہ آیا)	۸۔ آپ کے لئے بھی ماہ رمضان کی غیر معمولی تاریخوں میں سورج اور چاند دونو کو کامل گرہن ہوا جیسا کہ حدیث میں آنیوالے سچے مہدی کا نشان لکھا تھا۔
۹۔ جب آپ کو دکھ دیا گیا۔ تو وبا پھیلی۔ مری پڑی ؎	۹۔ آپ کے ساتھ جب دشمن شرارت، شوخی و ایذادہی سے پیش آئے۔ تو خدا نے طاعون بھیجا
۱۰۔ آپ پر مقدمات قائم کئے گئے۔ انہیں قیصر کا باغی بنایا گیا۔ وغیر ذالک۔ مگر پلاطوس نے کہا میں ان میں کوئی گناہ نہیں پاتا ؎	۱۰۔ آپ پر بھی خون کا مقدمہ بنا۔ اور اسی ضمن میں غیر وفاداری کا الزام۔ مگر حاکم نے کہا کہ میں ان میں کوئی گناہ نہیں پاتا۔ یہ بری ہیں ؎
۱۱۔ بے باپ ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل میں سے نہ تھے ؎	۱۱۔ من وجہ یہ مسیح بھی قریش سے نہیں۔ اور من وجہ حسب حدیث ہیں سلمان منا اھل البیت ؎
۱۲۔ آپ کے وقت میں دنیا کی وضع جدید ہو گئی	۱۲۔ آپ کے ایام بعثت کے ساتھ تبلیغ کے

مسیح موسوی	مسیح محمدی
اور نئے نئے انتظام ہوئے ؛	تمام سامان ہو گئے۔ اور دنیا ایک شہر کے حکم میں ہو گئی ؛
۱۳۔ بے باپ پیدا ہونے کی وجہ سے نشان ٹھہرے۔	۱۳۔ آپ کی پیدائش سے پہلے ایک لڑکی (توام) پیدا ہوئی۔ وہ فوت ہو گئی۔ آپ زندہ رہے ؛
۱۴۔ آپ پر احبار نے کفر کے فتوے لگائے۔ اور کہا کہ ہمارا دین بگاڑنے آیا ؛	۱۴۔ آپ پر بڑے بڑے علماء نے کفر کے فتوے دیئے۔ اور بیخ کن اسلام قرار دیا ؛
۱۵۔ آپ کو سخت مخالفت اور دشمن کے حملوں کے وقت بشارت دی گئی۔ انی متوفیک ورافعک الیّ۔ یہ تجھے مار نہ سکینگے۔ میں تجھے عزت کی موت دونگا	۱۵۔ اسی طرح آپ کو خدا نے انی متوفیک و رافعک الیّ۔ کا الہام کیا۔ اور آپ کامیاب فوت ہوئے۔ کسی کی مخالفت کچھ نہ کر سکی۔ آپ کے متبعین کے حق میں فرمایا۔ کہ تا قیامت از روئے دلائل غالب رہینگے۔ عیاں راچہ بیان ؛
۱۶۔ آپ حضرت موسیٰ سے چودھویں (۱۴) صدی میں آئے۔ حضرت موسیٰ ۲۴۸۸ بعد از ہبوط آدم پیدا ہوئے اور مسیح علیہ السلام ۳۷۶۰ میں آئے۔ ۱۲۷۲ سال بعد ؛	۱۶۔ آپ بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ۱۲۷۲ سال بعد مبعوث ہوئے۔ اور یہ مماثلت بھی پوری ہوئی ؛
۱۷۔ آپ کی مخالفت اور ایذا دہی کی پاداش میں یہودیوں پر ادبار آیا۔ سلطنتیں جاتی رہیں۔ ہر ذلت و مسکنت طاری ہوئی ؛	۱۷۔ عیاں راچہ بیان۔ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں ؛

یہ اور اس قسم کی بہت سی مشابہتیں ہیں۔ جن کی وجہ سے آپ کو ابن مریم فرمایا گیا۔ اور ک حرف تشبیہ بھی اسی واسطے نہ لایا گیا۔ کہ کمال مشابہت ظاہر ہو۔ جیسے کہتے ہیں یہ تو ہو بہو چاند ہے۔ شیر ہے۔ اس کی مثالیں قرآن مجید سے بھی مل سکتی ہیں اور حدیث میں بھی پائی جاتی ہیں ؛

قرآن و حدیث سے مثالیں

مثلاً قرآن مجید میں آیا ہے۔ حضرت مریم کی نسبت یا اخت ھارون ما کان ابوک امرء سوءٍ وما کانت امک بغیاً

حضرت مریم کے بھائی کا نام ہارون نہ تھا۔ مگر بایں ہمہ آپ کو اخت ہارون کہا گیا۔ نیک اور تقیہ ہونے کی وجہ سے یا یہودیوں نے بطور طعنہ ہارون کی بہن مریم کا واقعہ یاد دلایا۔ جو گنتی باب ۱۲ میں ہے ۔

۲۔ ان بنی اسرائیل کو جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت تھے ۔ فرمایا۔ وانی فضلتکم علی العالمین اور اذ نجینکم من آل فرعون۔ حالانکہ جو ایسے تھے وہ مرچکے تھے ۔

۳۔ بدوں کو باوجود آدمی ہونے کے بندر اور خنزیر کہدیا۔ قل ھل انبئکم بشرٍ من ذالک مثوبۃ عند اللہ من لعنہ اللہ وغضب علیہ وجعل منھم القردۃ والخنازیر (وہ جن کو خدا نے لعنت کی۔ اور اپر غضب نازل کیا۔ اور انہیں بندر اور سور بنادیا) یہ بھی بوجہ کمال مشابہت فرمادیا۔ ورنہ وہ آدمی ہی تھے ۔

خود حضرت مسیح انجیل میں فرماتے ہیں اے سانپو! اور افعی کے بچو۔ متی ۲۳/۳۳ ۔ پاک چیزیں کتوں کو نہ دو۔ اور اپنے موتی سوروں کے آگے نہ ڈالو۔ متی ۷/۶ ۔ آپ قرآن مجید اور انجیل کی یہ مثال مدنظر رکھیں۔ تو یقتل الخنزیر کے معنے بھی حل ہوجائینگے۔ کہ اس سے فاسد عقیدے والے فاسقوں اور فاجروں کا دُعا یا دلائل سے ہلاک کرنا مراد ہے۔

حدیث میں سب سے پہلے تو وہی حدیث قابل غور ہے۔ جسمیں ابن مریم آیا ہے۔ مگر باتفاق محققین وہاں ابن مریم کے مثیل مُراد ہیں۔ حدیث یہ ہے جو بخاری میں ہے:۔

کل بنی آدم یمسہ الشیطان یوم ولدتہ امہ الا مریم وابنھا عیسیٰ۔

علامہ زمخشری فرماتے ہیں:۔ وھذا یخالف نص القرآن ان عبادی لیس لک علیھم بسلطان۔ ان المراد من عیسیٰ وامہ کل رجل تقی کان علےٰ صفتھما وکان من المتورعین المتقین ۔

یعنی اس حدیث میں عیسیٰ اور مریم سے مُراد ہر پرہیزگار شخص ہے۔ جو ان کی صفات اپنے اندر رکھتا ہو۔ (۲) کتاب التیسیر بشرح جامع الصغیر میں بھی لکھا ہے۔ وما جاء فی الحدیث

المذکور من ذکر عیسےٰ وامہ فالمراد هما ومن فی معناهما۔ یعنی حدیث میں عیسیٰ و مریم سے مراد وہ اور ان کے مثیل ہیں ؂

دوم۔ یہ حدیث ملاحظہ ہو۔ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مہ انکن لانتن صواحب یوسف مروا ابابکر فلیصلّ بالنّاس۔ ضرور ضرور تم ہی یوسف کی صواحب ہو۔ ابوبکرؓ سے کہو۔ نماز پڑھا دیں۔ (بخاری کتاب الاذان)

یہاں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان بیبیوں کو استعارۃً ایک فعل میں مشابہت کی وجہ سے صواحب یوسف کہا۔ حالانکہ وہ کئی سو سال پہلے گذر چکی تھیں۔ کہ حرف تشبیہ بھی نہیں ؂

پس آنیوالے مسیح کو جو ابن مریم فرمایا۔ تو اسلئے کہ مسلمانوں کی نسبت آخری زمانے میں پیشگوئی تھی ۔ لتتبعن سنن من قبلکم شبرًا بشبر و ذراعًا بذراعٍ حتیٰ لو سلکوا جحر ضب لسلکتموہ قلنا یارسول اللہ الیهود والنصاریٰ قال فمن (بخاری جلد دوم صفحہ)

یعنی تم انہی راہوں پر چلوگے۔ جن پر یہود و نصاریٰ چلے۔ اب ایسے لوگوں کی اصلاح کے لئے یہی صفت انسان یعنی ابن مریم ہی چاہیئے تھا۔ ولنعم ماقیل ؂

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند ؂ مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند

ابن مریم کون ہوتا ہے۔ اس کا جواب قرآن مجید کی سورہ تحریم میں ہے۔ ضرب اللہ مثلا للذین آمنوا امرءۃ فرعون الایہ (۲) ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجها فنفخنا فیه من روحنا وصدقت بکلمت ربها وکتبه وکانت من القانتین۔ یعنی امت محمدیہ کے بعض مومن فرعون کی بی بی کے مشابہ ہیں۔ اور بعض مریم کے مثیل ہونگے۔ جن کا نشان یہ ہے۔ کہ وہ اپنے تمام اعضاء کو حکم الٰہی کے ماتحت رکھتے ہیں۔ پھر ان میں روح القدس پھونکا جاتا ہے۔ اور کلام اللہ اور کتب الٰہیہ کے مصدق ہوتے ہیں ؂

پس ان مثیلوں میں سے فرد مکمل و اکمل کا نام ابن مریم ہے جسکی پیشگوئی ایک رنگ میں اسی سورۃ میں درج تھی ؂

نزول سے کیا مراد ہے؟

اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ نزول سے کیا مراد ہے۔ جو لوگ اس کے معنے آسمان سے اترنا بتلاتے ہیں۔ وہ بہت غلطی پر ہیں۔

اوّل - تو ابن مریم وفات پا چکے ہیں - اور فیہا تحیون وفیہا تموتون وارد تنزیل ہے - یعنی بشر تو زمین ہی میں زندہ رہ سکتا ہے - اور یہیں اسکے رہنے کا وعدہ ہے - ولکم فی الارض مستقر ۔

دوم - نزول کا لفظ ہمارے نبی کریم ؐ کے لئے بھی آیا ہے - قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا یتلوا علیکم آیات اللہ - (الطلاق ع۲)

اور بالاتفاق سب مسلمان مانتے ہیں کہ نبی کریمؐ آسمان سے بجسدہ العنصری نہیں اُترے تھے

سوم - یہ لفظ مہمان کے لئے بھی آتا ہے - حتیٰ کہ دجّال کے لئے بھی آیا ہے - اور اس کے لئے کون مانتا ہے - کہ آسمان سے اُتریگا ۔

چہارم - حماسہ میں ایک شعر ہے - یزید بن حمار کا - نزلت علےٰ آل المہلب شاتیاً ✢ غریباً من الاوطان فی زمن المحل - (میں آل مہلب کا جاڑوں کے موسم میں مہمان ہُوا - جبکہ غریب الوطن مسافر تھا)

پنجم - کسی حدیث میں نوح میر ینزل من السماء نہیں آیا - پس خدا جانے آسمان سے بجسدہ العنصری اُترنا کہاں سے نکال لیتے ہیں ۔

ششم - اگر آسمان کا لفظ ہو - تو بھی اگلی کتابوں کے حوالے بتاتے ہیں کہ اس سے مراد بجسدہ العنصری آنا نہیں - بلکہ صرف یہ ظاہر کرنا ہے کہ وہ زمینی نہیں بلکہ آسمانی ہے - ملاحظہ ہو - انجیل کی یہ آیت یوحنا ۳۱/۳

"جو اُوپر سے آتا ہے - وہ سب سے اُوپر ہے - اور جو زمین سے ہے - وہ زمین ہی ہے - اور زمین ہی کی کہتا ہے - اور جو آسمان سے آتا ہے - وہ سب کے اُوپر ہے - جو کچھ اُسنے سُنا اور دیکھا - اسی کی گواہی دیتا ہے"

یہاں مسیح نے اپنی پہلی بعثت میں آسمان سے آنے کا دعویٰ کیا ہے - حالانکہ بالاتفاق مسلم ونصرانی وہ آسمان سے بجسدہ العنصری نہیں آیا تھا - بلکہ زمین ہی پر پیدا ہُوا - پس اسی طرح بعثت ثانی میں اسکی آسمان سے آمد ہوگی ۔

ہفتم - جو قضیہ ہمیں درپیش ہے - اسکی نظیر انبیاء سابق میں موجود ہے - اسی کے مطابق اس

متنازعہ مسئلہ میں یہی فیصلہ کرنا چاہیئے ؛

سلاطین ۲ باب ۲ آیت ۱۱ میں ہے ۔ " اور ایلیاء بگولے میں ہو کے آسمان پر جاتا رہا " دیکھئے ۔ کیسے صریح الفاظ میں ایلیاء کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے ۔ مسیح ناصری کیلئے تو آسمان کا لفظ قرآن مجید میں نہیں ۔ البتہ ایلیاء کیلئے بائبل میں ہے ۔ کہ وہ آسمان پر چڑھ گیا ۔

اب ایلیاء کے دوبارہ آنے کا وعدہ ملاکی نبی کی کتاب میں پڑھیں ۔

" خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیاہ نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا " ملاکی ۴ باب ؛

جب حضرت عیسیٰ نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ۔ تو یہودی علماء نے یہی آیت پیش کی ۔ کہ آپ سے پہلے الیاہ کا آنا ضروری ہے ۔ حضرت مسیح نے اس اعتراض کا جو جواب دیا وہ متی باب ۱۱ آیت ۱۴ میں پڑھیں ؛

" سب نبیوں اور توریت نے یوحنا تک نبوت کی ۔ اور چاہو تو مانو ۔ ایلیاء جو آنیوالا تھا ۔ یہی ہے "

یعنے وہ ایلیاء جو آنے والا تھا ۔ وہ یوحنا ہے ۔ جو اسکی روح و قوت میں ظاہر ہوا پس جب ایک فیصلہ ہمارے سامنے موجود ہے ۔ تو ہم کیوں نہ ابن مریم کے دوبارہ آنے کا مطلب یہ سمجھیں ۔ کہ ایک مامور اسکی روح و قوت میں اس کا بروز ہو کر آنا تھا ۔ جو مرزا غلام احمد ہے ۔ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) چاہو تو قبول کرو ؛

گذارش

اس رسالہ کے ساتھ جو فہرست کتب ہے احباب جماعت احمدیہ اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں ۔ کیونکہ اس سے تشحیذ کی مضبوطی کا سوال بھی حل ہو جائے گا ۔

منیجر تشحیذ الاذہان

مکالمہ شیعہ و احمدی

نمبر ۷

سوال۔ اہلسنت جماعت کی کسقدر زبردستی ہے۔ کہ ابو طالب کے ایمان لانے کے قائل نہیں ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ وہ نعوذ باللہ ایمان سے محروم ہی رہے۔

جواب۔ صحاح ستہ اور تاریخ اسلام سے ایسا ہی ثابت ہے۔ اہلسنت کا یہ عقیدہ خودساختہ نہیں ہے۔ اس کو جانے دو۔ خود کتب شیعہ سے بھی ثابت ہے۔

انک لا تھدی من احببت الخ۔ القمی قال نزلت فی ابی طالب کان رسول اللہ ص یقول یاعم قل لا الہ الا اللہ انفعک بہا یوم القیمۃ فیقول یابن اخی انا اعلم بنفسی فلما مات شہد العباس بن عبد المطلب عند رسول اللہ ص۔ انہ تکلم بہا عند الموت فقال رسول اللہ اما انا فلم اسمعہا منہ وارجوان انفعہ یوم القیمۃ۔ وقال لو قمت المقام المحمود لشفعت فی اُمتی وابی وعمی واخ کان لی مواخیا فی الجاہلیۃ

تفسیر صافی جلد دوم صفحہ ۲۴۸ مطبوعہ بمبئی۔ سورہ قصص زیر آیت انک لا تھدی من احببت الخ

ترجمہ۔ انک لا تہدی یعنے تو ہدایت نہیں کر سکتا جسکو چاہے۔ تفسیر قُمی میں ہے کہ یہ آیت ابی طالب کے حق میں نازل ہوئی۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ اے چچا۔ کہو لا الہ الا اللہ۔ قیامت کے دن اس سے آپ کو نفع پہونچیگا۔ تو ابی طالب کہتے۔ اے میرے برادر زادے۔ میں اپنی بابت خوب جانتا ہوں۔ پس جب وہ فوت ہو گئے۔ تو عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر شہادت دی۔ کہ مرتے ہوئے ابو طالب نے وہ کلمہ کہا تہا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میںنے تو ان کی زبان سے سنا نہیں لیکن امید ہے کہ قیامت کے دن میں ان کو نفع پہنچاؤں گا۔ اور یہ فرمایا کہ اگر میں مقام محمود پر کھڑا ہوا تو اپنی ماں باپ اور اپنے چچا اور بھائی کے بارہ میں شفاعت کروں گا۔

سوال ۔ اگر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ ہیں ۔ جیسے کہ خدا فرماتا ہے ۔ کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا ۔ اور اگر موسیٰ کو بارہ نقیب دیئے گئے ۔ جیسے کہ اثنا عشر نقیبا سے ظاہر تو فرمائیے ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا نے کون سے بارہ نقیب عطا فرمائے ۔ سوائے گیارہ اماموں کے ۔ اور کون اس مماثلت کا مصداق ہو سکتا ہے ۔

جواب ۔ اگر دوازدہ امام علیہ السلام پر یہ شباہت چسپاں ہو سکے ۔ تو چشم ما روشن دل ما شاد ۔ لیکن حالات اس کے منافی ہیں ۔ اول تو یہ کہ موسیٰ علیہ السلام کے نقیب ایک ہی وقت میں موجود تھے ۔ اور بارہ امام یکے بعد دیگرے ہوئے ۔ دوسرے موسیٰ کے نقیبوں نے تبلیغ رسالت و اعلائے کلمۃ اللہ میں اپنی جان کا خوف نہیں کیا ۔ برخلاف اسکے بارہ امام پورے طور پر پابند تقیہ تھے ۔ اور بارھویں امام اب تک تقیہ کی وجہ سے ظہور فرمانے سے نفور ہیں ۔ اگر آپ کو یہ گمان ہو کہ سوائے بارہ اماموں کے اور کوئی سلسلہ افراد امت میں سے بارہ تک ثابت نہیں ۔ تو یہ درست نہیں ہے ۔ دیکھئے انشاء اللہ آپ کی ہی نہایت معتبر تفاسیر سے ثابت کئے دیتا ہوں ۔

آیہ واذ یمکر بک الذین کفروا (سورہ انفال) کی تفسیر میں قمی نے لکھا ہے کہ اس کا شان نزول یہ ہے ۔ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو علانیہ دعوت اسلام کا مکہ میں حکم ہوا ۔ اور اوس اور خزرج مدینہ کے مشہور قبائل میں سے لوگ حج کی تقریب پر مکہ میں آئے ۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعوت اسلام فرمائی ۔ اور حسب قرارداد ستر نفر رات کے وقت دار عبد المطلب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ تو لکھا ہے کہ سعد بن زرارہ اور براء بن معرور و عبد اللہ بن حرام نے عرض کی ۔ کہ ہمیں خدا کے لئے کیا کرنا چاہیئے ۔ اور آپ کے لئے کیا ؟ تو آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کا فرض یہ ہے کہ اسی کی پرستش کرو ۔ اور کوئی اس کا شریک نہ بناؤ ۔ اور میرے لئے یہ شرط ہے کہ میری حفاظت کرو جسطرح کہ اپنے نفوس کی ۔ اور اسی طرح میرے اہل کی جسطرح کہ اپنے اہل اور اولاد کی کرتے ہو ۔ انہوں نے عرض کی ۔ پھر ہم کو اس کا اجر کیا ملیگا ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ آخرت میں تو جنت ملیگا ۔ اور یہاں پر عرب کے بادشاہ بنو گے ۔ اور عجم تمہارے تابع ہو گا ۔ اور بہشت میں تم بادشاہ ہو گے ۔ انہوں نے عرض کیا

کہ بس ہم راضی ہوگئے۔ اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اخرجوا الیّ منکم اثنی عشر نقیبا۔ یکونون شھداء علیکم بذلک کما اخذ موسیٰ من بنی اسرائیل اثنی عشر نقیبا۔ فاشار الیھم جبرئیل فقال ھذا نقیب۔ تسعۃ من الخزرج وثلثۃ من الاوس فمن الخزرج سعد[۱] بن زرارہ والبراء[۲] بن معرور وعبد[۳] اللہ بن حرام وابو جابر ابن عبداللہ ورافع[۵] بن مالک وسعد[۶] بن عبادہ والمنذر[۷] بن عمرو وعبد[۸] اللہ بن رواحہ وسعد[۹] بن الربیع وعبادہ[۱۰] بن الصامت ومن الاوس ابو الھیثم بن التیھان وھو من الیمن واسد بن حصین وسعد بن خشیمۃ۔ تفسیر صافی زیر آیہ مذکور

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بارہ نقیب نکالکر میرے پاس آئیں۔ جو کہ تم پر اس امر کے گواہ ہوں۔ جسطرح کہ موسیٰ نے بنی اسرائیل میں سے بارہ نقیب چن لئے تھے۔ پس انکی طرف جبرئیل ارشاد فرماتے جاتے۔ کہ یہ نقیب ہے۔ اور یہ نقیب ہے۔ پس نو نقیب تو قبیلہ خزرج سے منتخب ہوئے۔ اور تین قبیلہ اوس میں سے ؛

اب فرمایئے بارہ نقیب سو بعد بارہ امام کے اُمّت محمدیہ سے نکل گئے یا نہ؟ اور بفضلتعالیٰ یہ منصوص بھی ہیں۔ اجماعی نہیں ہیں ؛

سوال۔ خلافت منجانب اللہ اور اجماعی خلافت کی کیا پہچان ہے؟

جواب۔ چونکہ مابہ النزاع مسئلہ خلافت بلا فصل رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہے اس واسطے بجائے اس کے کہ میں خلافت کی لغوی و اصطلاحی معانی و تشریح میں زمین و آسمان کے قلابے ملاؤں۔ بہتر ہوگا کہ اسی خاص موقعہ کو مدنظر رکھ کر مختصر عرض کروں اور مدلل۔ سو آپ کو معلوم ہو۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فوت ہو جانے پر ہی سب سے پہلے انصار کو خلافت کا خیال دامنگیر ہوا۔ اور انہوں نے سعد بن عبادہ کو جو پہلے سے ہی خزرج قبیلہ کے رئیس تھے۔ خلیفہ بنانے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ اور سقیفہ بن ساعدہ میں جاکر جمع ہوگئے۔ ادہر مہاجرین قریش چاہتے تھے۔ کہ چونکہ انصار مدینہ خلافت جیسے مہتمم بالشان منصب کے اہل نہیں۔ اس واسطے خلافت کے لئے کوئی قریشی سردار منتخب کیا جائے

ادہر سرداران بنی ہاشم حضرت فاطمہ علیہا السلام کے گھر جمع ہو رہے تھے۔ کہ خلافت کا سہرا اپنے ہے۔ تو مولا علی علیہ السلام کے سر مبارک پر بندھے۔ کیونکہ کیا بلحاظ قرابت حسب و نسب اور کیا بلحاظ زوج بتول و داماد رسول مقبول ہونے کے ان کا کوئی ثانی نہیں جس طرح جماعت انصار اپنی مطلب براری میں ہمہ تن مصروف تھی۔ اسیطرح بنی ہاشم بھی لڑنے مرنے پر تیار تھے۔ بقول شاعر ؎

دست از طلب ندارم تا کام من برآید ❊ یا جاں رسد بجاناں یا جاں زتن برآید

چنانچہ حضرت عمرؓ کی زبانی ایک خطبہ میں مروی ہے۔ جو آپنے منبر پر چڑھ کر ہزاروں صحابہ کے سامنے فرمایا:۔

وانہ کان من خبرنا حین توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الانصار خالفونا واجتمعوا باسرھم فی سقیفۃ بنی ساعدۃ وتخلف عنا علیؓ والزبیر رضی اللہ عنہما ومن معہما واجتمع المہاجرون الی ابی بکر۔ ملخصاً بقدر الحاجۃ۔ بروایت بخاری و مسلم تیسیر الوصول حرف خاء۔ الباب الثانی فی ذکر الخلفاء الراشدین وبیعتہم ❊

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ہماری یہ حالت تھی۔ کہ انصار ہماری مخالفت پر کھڑے ہو گئے۔ اور سب کے سب سقیفہ بنی ساعدہ میں جا جمع ہو گئے۔ اور مخالفت کی ہم سے علی اور زبیر نے۔ اور ان لوگوں نے جو انکے ساتھ تھے۔ اور مہاجرین نے اتفاق کیا تھا ابو بکرؓ پر۔ انصار اگر اپنی جمعیت اور اصل باشندگان مدینہ ہونے کی وجہ سے ایک زبردست پارٹی تھے۔ تو بنی ہاشم بھی بلحاظ قرابت قریبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و خداداد عظمت او وقار و دیگر ذاتی کمالات کے کسی سے پیچھے رہنے والے نہ تھے۔ اور اگر شیعہ روایات پر اعتماد کیا جائے۔ تو وہ جمعیت میں بھی کم نہ تھے۔ بلکہ جمعیت کی ان کو ضرورت ہی نہ تھی۔ کیونکہ عصائے موسیٰ ان کے پاس۔ انگشتر سلیمان ان کے قبضہ میں۔ اور اسم اعظم کے پورے حروف ان کو ورد زبان۔ پھر ان کے مقابلہ میں مہاجرین قریش کی تھوڑی سی جماعت ہے۔ جنکی نظر لے دے کر ابو بکرؓ پر رہی تھی۔ آخر ہوتا کیا ہے۔ کہ انصار بھی اپنے ارادوں میں ناکام رہتے ہیں۔ اور بنی ہاشم بھی خلافت نہ پا سکے۔ اور کامیاب ہو جاتے ہیں

تو ابو بکر رضؓ۔ اب اس نظارہ کو دیکھ کر ایک معمولی سمجھ کا آدمی بھی بول اُٹھے گا۔ کہ ابو بکر رضؓ کا انتخاب واقعی منجانب اللہ تھا۔ اور اسی واسطے وہ اپنے حریفوں پر کامیاب رہا۔ اور دوسرے خلیفے اجماعی تھے۔ اور اسیواسطے ناکام رہے۔ اور ان کی سر توڑ کوششیں اکارت رہیں وذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشآء +

سوال۔ جناب علی علیہ السلام کے بارہ میں جو نصوص خلافت بلا فصل ہیں اُن کا کیا جواب ہے +

جواب۔ جیسی جیسی نصوص آپ لوگ جناب علی علیہ السلام کی شان میں بیان کرتے ہیں ویسی ہی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں بھی ہیں۔ لیکن محققین نے یہ لکھا ہے۔ کہ نص خلافت جس طرح ابو بکر رضؓ کے حق میں صاف صاف نہیں فرمائی گئی۔ جناب علی علیہ السلام کے حق میں بھی ایسی کوئی نص صریح نہیں۔ جس سے حق خلافت بلا فصل ثابت ہو سکے۔ دیکھئے۔ اہلسنت کو اعتراف ہے۔ کہ ابو بکر رضؓ صدیق کے حق میں کوئی نص مروی و ثابت نہیں ہے۔ اگر کوئی نص ہوتی۔ تو وہ سقیفہ بنی ساعدہ میں انصار کے مقابلہ میں ضرور ظاہر فرماتے۔ لیکن وہاں انہوں نے سوائے حدیث مشہور الائمۃ من القریش اور کوئی نص ظاہر نہیں فرمائی۔ فہو المراد +

رہے جناب علی علیہ السلام۔ تو ان کے بارہ میں بھی اس امر کے ثبوت میں ایک دو روایات خاص قابل غور ہیں۔ مثلاً ابن عباس سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آخری بیماری کے وقت جب عباس رضؓ نے جناب علی علیہ السلام سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خیریت پوچھی۔ اور انہوں نے فرمایا کہ خیریت ہے۔ اس پر عباس رضؓ نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور کہا کہ خدا کی قسم۔ تین دن کے بعد کسی کی اطاعت کا جوا آپ کے گلے میں ڈالا جانا ہے۔ خدا کی قسم مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مرض سے جانبر ہوتے ہوئے معلوم نہیں دیتے۔ میں بنی عبد المطلب کے چہروں سے تاڑ جاتا ہوں۔ جب وہ فوت ہونے کے قریب ہو جائیں۔ آؤ ہمارے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو۔ تاکہ ہم آپ سے اس امر خلافت کے متعلق پوچھ پاچھ لیں۔ کہ خلافت کن لوگوں میں ہے۔ اگر ہم لوگوں

میں ہوگی تو ہمکو معلوم ہو رہیگا اور اگر ہمارے سوا اور لوگوں میں مقدر ہے تو ہم اسبارے میں آنحضرت صلعم سے گفتگو کر لینگے پھر آپ ہمارے لئے خلافت کی وصیت کر جائینگے تو جناب علی علیہ السلام نے فرمایا۔ اما واللہ لان سالناھا فمنعناھا لا یعطیناھا الناس بعدہ وانی واللہ لا اسألھا اخرجہ البخاری تیسیر الوصول المباب البشانی فی ذکر الخلفاء الراشدین۔ (ترجمہ) خدا کی قسم ہے کہ اگر ہمنے آنحضرت صلعم سے درخواست کی اور آپنے ہمکو نہ دی تو آپ کے بعد لوگ ہمکو کبھی خلافت نہ دینگے ہیں تو خدا کی قسم آپ سے خلافت کی درخواست نہ کرونگا۔

اسی طرح مرض الموت کی دوسری روایت مشہور روایت قرطاس ہے جن میں آنحضرت صلعم نے کاغذ و قلم دوات منگائی ہے اور شیعہ کا خیال ہے کہ خلافت کی وصیت لکھنا مقصود تھا بر دو روایات مذکورہ آنحضرت صلعم کی پاک زندگی کے آخری ایام کے متعلق ہیں جن سے صاف ظاہر ہے کہ خلافت کا مسئلہ رسول صلعم کی تمام زندگی میں ابتک ہرگز صاف نہیں ہوا تھا اور کسی فرد کے حق میں نص نہ تھی ورنہ عباس رض کو آنحضرت صلعم سے اس بارہ میں دریافت کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ اور اسی طرح آخری وقت میں خلافت کی وصیت کو معرض تحریر میں لانے کی کیا حاجت تھی اب اُس سے یہ نتیجہ بھی نکل سکتا ہے کہ مرض الموت سے پہلے مختلف مواقع پر جو کچھ آنحضرت صلعم نے جناب علی علیہ السلام کے حق میں فرمایا اس سے مراد خلافت بلا فصل ہرگز نہ تھی بلکہ اس سے مطلق خلافت یا کوئی اور امر مراد تھا ورنہ خلافت کا سوال جب پیدا ہوا تھا تو سقیفہ بنی ساعدہ میں نہ سہی کیونکہ بقول شیعہ اسوقت آپ غسل آنحضرت صلعم میں مصروف تھے اپنے گھر میں اپنے مددگاروں اور حامیوں کے سامنے ہی سہی ورنہ بیعت عامہ کے وقت جب آپ کو مسجد میں بلایا گیا اسوقت صحابہ رض کے روبرو اس خاص نص کا اظہار آپ پر نہایت ہی ضروری اور فرض تھا لیکن واقعات بتلاتے ہیں کہ آپ خاص اس بارے میں بالکل خاموش رہے اور اس خاموشی سے یہ نتیجہ نکلتا ہے جو ہمنے نکالا ایک اور روایت بھی قابل غور ہے حضرت عائیشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا۔ کہ اگر رسول صلعم کسی کو خلیفہ بناجاتے تو کس کو بناتے انہوں نے کہا کہ ابو بکر رض کو۔ راوی نے کہا کہ پھر کس کو بناتے فرمایا کہ عمر رض کو پھر دریافت کیا گیا کہ عمر رض کے بعد کس کو بناتے فرمایا کہ ابو عبیدہ رض بن الجراح کو بس یہاں بات ختم ہوگئی اسکے آگے شارح حدیث فرماتے ہیں۔ کہ اہلسنت کے لئے ابو بکر رض کی خلافت بلا فصل کی یہ عمدہ دلیل ہے۔ پھر عمر رض کے لئے بذریعہ اجماع صحابہ رض کے

اور اسمیں دلیل ہے واسطے اہلسنّت کے کہ خلافت صدیق رضہ کے لئے رسول صلعم کی طرف سے کوئی نص صحیح نہ تھی بلکہ صحابہ نے جمع ہوکر اُن کی خلافت کا اہتمام کیا اور اُن کو انکی بزرگی کی وجہ سے مقدم کیا گیا اگر کوئی ان کے حق میں نص ہوتی یا کسی اور کے حق میں تو انصار وغیرہم سرے سے ہرگز تنازعہ نہ کرتے اور جس کے حق میں نص ہوتی وہ اسکا ذکر کردیتا تو البتہ لوگ جمع کر لیتے لیکن حقیقت یہ ہے کہ پہلے تنازعہ تھا اور کوئی نص سنائی نہ گئی پھر ابوبکر رضہ پر اتفاق کیا گیا اور امر خلافت قائم ہو گیا اور وہ جو شیعہ مدعی ہیں کہ جناب علی علیہ السلام کے حق میں نص تھی تو یہ باطل ہے اور اسکی کوئی اصل نہیں باتفاق مسلمین اور اُن کے دعوے کا بطلان جناب علی کے ہی زمانہ سے ہی ثابت ہے اور سب سے پہلے جناب علی ہی ان کی تکذیب فرماتے ہیں بقولہ ما عندنا الا فی ھذہ الصحیفۃ للحدیث جیسے کہ فرمایا ہے کہ ہمارے پاس کوئی نص نہیں جو کچھ ہے وہ اس قرآن میں ہی ہے اور بس تا آخر حدیث اور اگر آپ کے پاس کوئی نص ہوتی تو آپ اسکا ذکر فرما دیتے تو اصل یہ ہے کہ نہ تو انہوں نے اس تمام عرصہ میں اس نص کو یاد فرمایا نہ کسی اور نے آپ کو یاد دلایا تعلیق المحمود حاشیہ ابوداؤد نمبر ۴ صفحہ ۱۸۱ مطبوعہ کانپور

سوال یہ کس طرح ثابت ہوتا ہے کہ مہاجرین و انصار کا ساختہ پرداختہ خدا کا ساختہ و پرداختہ ہے

جواب دیکھیے خدا نے آیت استخلاف میں فرمایا تھا کہ میں تم مومنین سے ضرور خلیفے بناؤں گا غالباً اسی واسطے جناب رسول صلعم نے کسی کو خلافت کے لئے نامزد نہ فرمایا اب بعد وفات آنحضرت صلعم کے خلافت کا جھگڑا پیدا ہو گیا اور ہر ایک فریق نے اپنی اپنی جگہ پوری کوشش کی آخر ایک شخص پر سب کا اتفاق ہو گیا اور اسکی کامیابی کو کوئی روک نہ سکا تو لامحالہ ماننا پڑیگا کہ وہی خلیفہ برحق تھا اور یہ کہ اسی کو خدا نے خلیفہ بنانا تھا اور وہی آخر خلیفہ ہو گیا۔ علاوہ اسکے خود جناب علی علیہ السلام کے مکتوبات میں ایک جگہ آیا ہے کہ شوریٰ و انتخاب کا حق مہاجرین و انصار کو حاصل ہے اور جس شخص کی امامت یا خلافت پر وہ اجماع کرلیں خدا کے نزدیک بھی وہی پسند ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص اسکی اطاعت سے انحراف کرے تو اسکو اطاعت پر مجبور کرنا چاہیئے لیکن اگر انکار کرے۔ تو اسکو قتل کر دینا چاہیئے کیونکہ اُسنے عام مومنین کے طریق کو چھوڑ کر علیحدہ رستہ اختیار کر لیا اور جدھر وہ لوٹا ہے خدا اسکو ادھر ہی لوٹائے گا۔

واضح ہو کہ یہ استدلال قرآن مجید کی آیت سے ہے ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولیٰ دیکھو ۵/۱۴ - اصل عبارت وانما الشوریٰ للمہاجرین والانصار فان اجتمعوا علی رجل وسموہ اماما کان ذلک رضی فان خرج من امرھم خارج بطعن او بدعۃ ردوہ الی ماخرج منہ فان ابی فاقتلوہ علی اتباعہ غیر سبیل المومنین وولاہ اللہ ما تولیٰ - نہج البلاغۃ حصہ دوم صفحہ ۷ مطبوعہ مصر دفعہ ثالث

نکتہ - ابوبکر پر مہاجرین وانصار کا اجماع ہوگیا اور وہ پسندیدہ خلیفے ہوگئے جناب علی علیہ السلام نے طوعاً وکرہاً بیعت کرلی اور مخالفت کے فتنہ کی امان پائی لیکن بعد میں عبادہ نے پوری مخالفت کی اور آخر تک بیعت ابوبکر پر رضامند نہ ہوئے حتیٰ کہ مدینہ بھی چھوڑ دیا اگر وہاں رہتے تو فوراً قتل کئے جاتے اسی طرح حضرت عمر رض سے منقول ہے۔

فمن بایع رجلاً علی غیر مشورۃ من المسلمین فلا یبایع ھو ولا الذی بایعہ تغرۃ ان یقتلا اخرجہ الشیخان تیسیر الوصول باب ثانی ذکر خلفاء الراشدین - (ترجمہ) پس جو مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی شخص کی بیعت کرنا چاہے پس چاہیے کہ بیعت نہ کرے اور نہ بیعت لینے والا اسکی بیعت کو قبول کرے اس خوف سے کہ دونوں قتل کیے جائینگے۔

سوال - اگر جناب علی علیہ السلام خلافت ابوبکر کو حق بجانب جانتے تھے تو پھر آپ نے مطابق روایت صحیح مسلم چھ ماہ تک بیعت میں کیوں توقف کیا۔

جواب - اول تو بیعت میں توقف کرنا خود روایات شیعہ کے برخلاف ہے کیونکہ لکھا ہے فلذلک کتم علی علیہ السلام امرہ وبایع مکرھا حیث لم یجد اعوانا ۔ کتاب الروضۃ فروع کافی صفحہ ۱۳۹ یعنے جناب علی علیہ السلام نے اپنے حق خلافت کو مخفی رکھا اور مجبوراً بیعت کرلی کیونکہ کوئی مددگار نہ پایا۔

اسی طرح اہلسنت کی دیگر مرویات سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپنے اسی دن بیعت کرلی تھی بلکہ فرمایا کہ چونکہ رسول صلعم نے ابوبکر صدیق کو نماز جیسے رکن اسلام وعمود دین کے لئے پسند فرمایا تھا اسواسطے ہم اپنی دنیوی بہبودی کے لئے بھی اسی کو پسند رکھتے ہیں۔

کانت خلیفۃ رسول اللہ رضیہ لدیننا فرضیناہ لدنیانا ۔ منتخب کنز العمال

برحاشیہ مسند احمد بن حنبل مطبوعہ مصر جلد ۵ باب فضائل الخلفاء صفحہ ۲۹

ایسی صریح دلیل کے بعد جو خود آپکی زبان مبارک سے مروی ہے ہرگز عقل باور نہیں کرتی کہ آپ نے چھ ماہ تک بیعت میں توقف فرمایا ہو پس یا تو اسکی تاویل کرنی پڑے گی یا ورغ برگردن راوی اور سب سے آخری جواب باصواب ہے کہ جب ابوبکرؓ خدا کا مقرر کردہ خلیفہ تھا تو جناب علی علیہ السلام پر حتمی الوسع جلدی بیعت کرنا لازمی تھا اگر انہوں نے توقف فرمایا تو انکی اجتہادی غلطی پر محمول کرنا چاہئیے نہ کہ خلافت پر نکتہ چینی کرنا پھر یہ بھی قابل غور امر ہے کہ اگر آپ نے بالفرض بیعت نہ فرمائی تو کوئی مخالفت بھی تو نہیں فرمائی جیسے کہ بعد میں عبادہ ؓ نے خلافت نے کیا پس جناب کا معاملہ خاص ہے اور شیعوں کو اس توقف پر کیا تسلیؔ ہو سکتی ہے جب آخر کار جناب علی نے بغیر بیعت کے چارہ ہی نہ دیکھا پس درمیانی باتوں کو چھوڑ کر انجام کو دیکھو کہ کیا ہوا۔ فقط

وفات مسیحؑ

(از روئے علم منطق)

وفات مسیح اور حیات مسیح کا مسئلہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے مابین ایک اہم مسئلہ ہے جس پر صداقت مسیح موعود کے ثابت کرنے سے پیشتر بحث کرنا ضروری ہے کیونکہ اگر قرآن کریم سے مسیح ناصری کی حیات ثابت ہو جائے تو پھر وہی لامحالہ آئینگے ہاں اگر حیات کی نقیض یعنے وفات ثابت ہو جائے تو پھر آیت حرام علی قریۃ اھلکنا انہم لا یرجعون اور آیت ومن ورائہم برزخ الی یوم یبعثون کے مطابق حضرت عیسےٰ کا دوبارہ اس دنیا میں آنا ناممکن ہے۔ پس ہم قرآن مجید پر نظر عمیق ڈالتے ہیں کہ وہ ان ہر دو مدعیان وفات مسیح اور حیات مسیح میں سے کس کے حق میں فیصلہ دیتا ہے پس ذیل میں چند دلائل ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح ناصری وفات پا چکے ہیں۔

دلیل اول۔ پہلی دلیل قرآن کریم سے جو وفات مسیح پر دال ہے آیت وکنت علیہم شہیداً ما دمت فیہم ہے مسیح علیہ السلام قیامت کے دن جبکہ انپر ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰہین کا اعتراض ہوگا جواب دینگے کہ ما قلت لہم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا

اللّٰہ ربّی و ربکم وکنت علیہم شہیدًا مادمت فیہم الخ کہ مینے انکو سوائے اس تعلیم کے جس کے سکھانے کے لئے مجھے مامور کیا گیا تھا اور کچھ نہیں کہا اور میں اپنی قوم پر نگران رہا جب تک میں انمیں رہا لیکن میری نگرانی یوم توفّی نے زائل کی پھر جب میری توفی ہو گئی تو تو ہی انپر نگہبان تھا۔

پس اس آیت سے ثابت ہو گیا کہ مزیل نگرانی قوم سوائے توفّی کے اور کوئی امر نہیں۔ کیونکہ فلمّا توفیتنی میں فا ءہے اور فاء تعقیب مع الوصل اور ترتیب کے معنے دیا کرتی ہے۔

اب ہم آپکو اس آیت سے بذریعہ منطق جس کی یہ تعریف ہے کہ انہ علم بقوانین تعصم مراعاتہا الذہن عن الخطاء فی الفکر شکل اول کے ساتھ جو کہ بدیہی الانتاج ہوتی ہے اور جس کے نتیجہ کے صحیح ہونے کے لئے دو شرطیں ایجاب صغرٰی اور کلیتہ کبرٰی ضروری ہیں ثابت کر کے دکھاتے ہیں کہ مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں۔

(صغرٰی) مسیح پر توفی کا لفظ اس طور سے آیا ہے کہ خدا فاعل اور مسیح مفعول جو کہ ذی روح ہیں ہے (کبرٰی) اور جس پر توفی کا لفظ اس طور سے کہ خدا فاعل اور مفعول ذی روح ہے وارد ہوا ہے اسکا قبض روح ہو چکا ہے۔

(نتیجہ) مسیح کا قبض روح ہو چکا ہے۔

(ثبوت صغرٰی) مندرجہ بالا آیت میں توفیتنی جملہ آیا ہے جسمیں ضمیر متصل مرفوع فاعل ہے جس سے مراد خدا ہے اور یاء متکلم مفعول جس سے مراد مسیح ہیں اور توفی کا لفظ استعمال ہوا ہے (ثبوت کبرٰی) لغت اور محاورات اہل عرب اسپر شاہد ہیں کہ جب کبھی توفی کا لفظ اس نمط سے کہ خدا فاعل اور مفعول ذی روح چیز ہو بولا جائے تو اسکے معنے سوائے قبض روح اور موت کے نہیں ہونگے جیسے کوئی کہے کہ توفی اللہ بکرًا تو اسمیں سوائے قبض روح کے اور کوئی معنی نہیں پس جب مقدمتین صحیح ثابت ہوئے تو نتیجہ بھی صحیح ہوا۔

دلیل ثانی - دوسری دلیل بذریعہ منطق وفات مسیح پر اس طرح ہے۔ (صغرٰی) مسیح ناصری رسول کریم سے پہلے ایک رسول تھے (کبرٰی) اور وہ تمام رسول جو کہ نبی کریم سے پہلے تھے وفات پا چکے ہیں۔ (نتیجہ) مسیح ناصری وفات پا چکے ہیں۔

(صغریٰ) مسلّم فریق ثانی ہے اسلئے اسکے ثبوت پر کسی برہان کے قائم کرنے کی ضرورت نہیں (ثبوت کبریٰ) کہ جسقدر نبی کریم سے پہلے رسول تھے وفات پا چکے ہیں قرآن مجید سے ثابت ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل الخ اگر کوئی کہے کہ خلت کے معنے موت کے نہیں تو اسکے تین جواب ہیں۔

پہلا جواب - اگر خلت کے معنے موت کے نہیں تو اس آیت سے یہ ثابت ہو گا کہ تمام رسول جو کہ نبی کریم سے پہلے تھے فوت نہیں ہوئے کیونکہ خلت کا لفظ الرسل پر آیا ہے حالانکہ اس بات کو کوئی بھی صحیح نہیں مانتا۔

دوسرا جواب - خلت کے لفظ کی تفسیر اس آیت میں ہی کر دی گئی ہے جو کہ افان مات او قتل سے ظاہر ہے اور پھر دوسری جگہ قرآن میں بھی لفظ استعمال ہوا ہے اور وہاں معنی موت کے لئے جاتے ہیں جیسے کہ تلك امة قد خلت لها ما كسبت ولكم ما كسبتم ولا تسئلون عما كانوا يعملون ۵ اور آیت وقد خلت القرون میں بھی یہی معنے لئے جاتے ہیں۔

تیسرا جواب - لغت میں بھی ایسے حوالے پائے جاتے ہیں جسمیں خلا کے معنے موت کے لئے گئے جیسے کہ تاج العروس میں لکھا ہے کہ خلا فلان ای مات پھر محاورات اہل عرب بھی اس بات پر شاہد ہیں کہ خلا کے معنے موت کے ہوتے ہیں جیسے کہ ایک حماسی شاعر لکھتا ہے۔

اذا سيد منا خلا قام سيد ٭ قوول لما قال الكرام فعول

اس شعر میں تمام شارحین نے خلا بمعنے مات لکھا ہے پس جب قضیتین صحیح نکلے تو نتیجہ بھی صحیح نکلا

دلیل ثالث - تیسری دلیل وفات مسیح پر بذریعہ منطق اس طرح پر ہے (صغریٰ) مسیح علیہ السلام معبود من اللہ مانے جاتے ہیں تمام کے تمام مردہ ہیں (نتیجہ) مسیح مردہ ہیں (ثبوت صغریٰ) کہ مسیح معبود من دون اللہ مانے جاتے ہیں قرآن المجید سے ثابت ہے جیسے کہ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے لقد كفر الذين قالوا ان الله ثالث ثلثة اور آیت لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح عيسى ابن مريم - اور کبریٰ بھی نص قرآنی ثابت ہے جیسے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے والذين يدعون من دون الله لا يخلقون شيئا وهم يخلقون

(ثبوت کبریٰ) اور جو معبود من دون اللہ بنائے جاتے ہیں

اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون یعنے جن کو اللہ کے سوا معبود پکارتے ہیں وہ کچھ پیدا نہیں کر سکتے وہ تو خود مخلوق ہیں اور وہ تمام کے تمام مردہ ہیں بالکل زندہ نہیں۔ اب تو انکو قبروں میں پڑے ہوئے یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کب اٹھائے جاینگے پس بنا بریں قضیتین کے صحیح ہونے کے نتیجہ بھی صحیح ہُوا۔

دلیل رابع ۔چوتھی دلیل وفات مسیح یہ بذریعہ منطق اس طرح پر ہے (صغریٰ) مسیح علیہ السلام کھانا کھایا کرتے تھے وہ وفات پا چکے ہیں (نتیجہ) مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔

(صغریٰ) قرآن کریم کی اس آیت ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقۃ کانا یاکلان الطعام سے ثابت ہے (ثبوت کبریٰ) کہ جو کھانا کھایا کرتے تھے وہ وفات پا چکے ہیں استقراء ہے کہ ہمارا مشاہدہ اسپر دال ہے جو گذشتہ زمانہ میں کھانا کھاتے تھے لیکن اب نہیں کھاتے تو ان کا اس زمانہ میں کھانا نہ کھانا اس بات کو پایۂ ثبوت تک پہنچاتا ہے کہ وہ فوت ہوگئے کیونکہ قرآن کریم سے یہ ثابت ہے کہ ذی جسد شے بغیر کھانیکے زندہ نہیں رہ سکتی جیسے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ ما جعلنا ھم جسدا لا یاکلون الطعام وما کانوا خالدین پس اس قانون میں مسیح بھی شامل ہیں اسواسطے مسیح بھی بغیر کھانیکے زندہ نہیں رہ سکتے کیونکہ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ وہ گذشتہ زمانہ میں کھانا کھاتے تھے لیکن اب نہیں کھاتے اگر کہو کہ بغیر کھانے کے زندہ چلے آتے ہیں تو یہ اس آیت کے خلاف ہے کیونکہ آیت یہ ثابت کر رہی ہے کہ ذی جسد بغیر اکل طعام کے زندہ نہیں رہ سکتے اور اگر ہم مسیح کو بغیر کھانے کے زندہ مانیں تو نتیجہ باطل کو مستلزم ہوگا اور وہ بذریعہ شکل اول کے اس طرح پر ہے (صغریٰ) مسیح علیہ السلام مستغنی عن الطعام ہیں (کبریٰ) اور جو مستغنی عن الطعام ہیں وہ انسان نہیں (نتیجہ) مسیح انسان نہیں۔

پس نتیجہ اسواسطے غلط نکلا کہ (صغریٰ) "مسیح علیہ السلام مستغنی عن الطعام" ہیں غلط ہیں کیونکہ کبریٰ تو صحیح ہے اسلئے کہ انسان کے لئے تو کھانا ضروری ہے کیونکہ وہ ذی جسد ہے۔ پس جب کبریٰ صحیح ہے اور صغریٰ کو بھی اگر صحیح مانا جائے تو چاہیئے تھا کہ نتیجہ صحیح نکلتا پس یہاں نتیجہ غلط اور خلاف قرآن نکلا ہے یہ اسلئے کہ خدا تعالےٰ تو مسیح کو انسان ٹھہراتا ہے جیسے کہ فرماتا ہے۔

ان مثل عیسٰی عند اللّٰہ کمثل اٰدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون۔ پس جب یہ ثابت ہو گیا کہ مسیح مستغنی عن الطعام نہیں اور وہ بغیر کھانیکے زندہ نہیں رہ سکتے۔

اور دوسری صورت کہ وہ کھاتے ہیں اور زندہ ہیں قرآن کے خلاف ہوئی کیونکہ قرآن ثابت کرتا ہے کہ وہ اسوقت نہیں کھاتے تو نتیجہ یہی نکلیگا کہ مسیح وفات پا گئے ہیں اور کھانا نہیں کھاتے۔

دلیل خامس پانچویں دلیل وفات مسیح پر بذریعہ قیاس مرکب کے ہے اور قیاس مرکب کی تعریف یہ ہے کہ وہ ایسے مقدمات سے مؤلف ہو کہ ان سے جو نتیجہ نکلے وہ مطلوب نہ ہو لیکن اس نتیجہ کو کسی اور مقدمہ کے ساتھ ملانے سے جو نتیجہ نکلے وہ نتیجہ مطلوب ہو یا دوسرے نتیجہ کو کسی اور مقدمہ کے ساتھ ملانے سے مطلوب حاصل ہو ہر صورت میں اسکو قیاس مرکب ہی کہینگے اور وہ بذریعہ شکل اول کے اس طرح پر ہے۔

(پہلی جزو قیاس مرکب) (صغریٰ) مسیح بنی اسرائیل کی طرف رسول بنکر آئے ہیں (کبریٰ) اور جس قدر رسول بنی اسرائیل کی طرف آئے ہیں تمام انسان ہیں (نتیجہ) مسیح انسان ہیں۔

(دوسری جزو قیاس مرکب) (صغریٰ) مسیح انسان ہیں (کبریٰ) اور جسقدر انسان ہیں تمام زمین میں ہی (نتیجہ) مسیح بھی زمین میں ہیں۔

(تیسری جزو قیاس مرکب) (صغریٰ) مسیح زمین میں ہیں (کبریٰ) اور جو زمین میں ہیں یا زندہ ہیں یا مردہ؟ (نتیجہ) مسیح بھی زندہ ہیں یا مردہ؟

(ثبوت پہلی جزو قیاس مرکب کا) (صغریٰ) قرآن کریم سے ثابت ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے واذ قال عیسی ابن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول اللّٰہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

(ثبوت کبریٰ) کہ جسقدر بنی اسرائیل کی طرف رسول آئے ہیں تمام انسان ہیں مسلم فریق ثانی ہے پھر قرآن کریم سے یہ ثابت ہے کہ انسانوں کی ہدایت کے لئے انسان ہی رسول بنکر آتے ہیں جو کہ انسانوں کو حق کی طرف بلاتے ہیں پس جب مقدمتین صحیح ہوئے تو نتیجہ بھی صحیح ہوا۔

(ثبوت دوسری جزو قیاس مرکب کا) (صغریٰ) پہلی جزو قیاس مرکب کا نتیجہ ہے اس لئے اسپر کسی برہان قائم کرنے کی ضرورت نہیں اور یہ قرآن کریم سے ثابت ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم الخ یعنے حضرت عیسیٰ کی مثال خدا تعالےٰ کے نزدیک ایک انسان کی ہے۔

(ثبوت کبریٰ) کہ سب انسان ہی تمام زمین میں ہیں اور خدا تعالےٰ نے بنی آدم یعنی انسانوں کے لئے یہ قانون باندھا ہے کہ فیہا تحیون و فیہا تموتون و منہا تخرجون کہ زمین میں ہی تم زندگی بسر کروگے اور زمین میں ہی تم مروگے اور زمین سے ہی پھر قیامت کے دن نکالے جاؤگے تو اب کوئی انسان زمین سے باہر نہیں جا سکتا خواہ زندہ ہو یا مردہ ہر صورت میں زمین میں ہی رہنا پڑتا ہے پس جب مقدمتین صحیح ثابت ہوئے تو نتیجہ بھی صحیح ہوا۔

(ثبوت تیسری جزو قیاس مرکب) (صغریٰ) نتیجہ ہے قیاس مرکب کی دوسری جزو کا سو واسطے اسکے ثبوت کے لئے کسی دلیل دینے کی ضرورت نہیں (ثبوت کبریٰ) کہ جو زمین پر ہیں یا زندہ ہیں یا مردہ یہ ہے کہ زمین میں رہنے کی دو ہی صورتیں ہیں زندہ ہونا یا مردہ تیسری کوئی صورت نہیں کہ مردہ بھی نہ ہو اور زندہ بھی نہ ہو اور پھر زمین میں ہو جب دو ہی صورتیں زمین میں رہنے کے ہوئیں اور انسان ہر دو صورتوں میں زمین سے باہر نہیں جا سکتا تو ماننا پڑا کہ مسیح بھی اگر زندہ ہیں تو اس زمین میں اگر مردہ ہیں تو بھی اسی زمین میں ہی کیونکہ زمین سے کوئی باہر نہیں جا سکتا خواہ مردہ ہو یا زندہ پس جب مقدمتین صحیح ثابت ہوئے تو نتیجہ بھی صحیح ثابت ہوا

اب ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام زمین پر زندہ ہیں یا مردہ پس زمین پر مسیح کا زندہ نہ ہونا تو مسلّم فریق ثانی ہے کیونکہ وہ تو آسمان پر زندہ مانتے ہیں نہ کہ زمین پر اور اوپر ثابت کیا جا چکا ہے کہ کوئی بھی زمین سے باہر نہیں جا سکتا خواہ زندہ ہو یا مردہ اور دوسری جگہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے الم نجعل الارض کفاتا احیاء و امواتا کیا زمین کو ہم نے زندوں اور مردوں کو سمیٹنے والی نہیں بنایا پس جب ان کا زمین پر زندہ ہونا ثابت نہ ہوا تو نتیجہ یہی نکلا کہ مسیح علیہ السلام وفات پا گئے ہیں کیونکہ زمین میں رہنے کی دو ہی صورتیں تھیں زندہ ہونا یا مردہ تیسری کوئی صورت ہی نہیں کہ زندہ بھی نہ ہو اور مردہ بھی نہ ہو پھر زمین پر اسکا قیام ہو جب پہلی صورت غلط ہوئی تو دوسری صورت کہ مسیح علیہ السلام وفات پا گئے ہیں صحیح نکلی

دلیل ششم چھٹی دلیل وفات مسیح پر بذریعہ منطق اس طرح پر ہے کہ اگر مسیح کو زندہ مانا جاوے

جیسا کہ فریق ثانی مانتا ہے تو نتیجہ قرآنمجید کے خلاف نکلیگا اور وہ بذریعہ شکل اول اس طرح پر ہے۔

(صغریٰ) مسیح زندہ ہیں (کبریٰ) اور جو زندہ ہیں وہ کھانا کھاتے ہیں (نتیجہ) مسیح علیہ السلام کھاتے ہیں۔ (صغریٰ) مسلمہ فریق ثانی ہے اور ثبوت کبریٰ کا استقراء ہے کہ کوئی بغیر کھانے کے زندہ نہیں رہ سکتا کیونکہ اگر کوئی بغیر کھانے کے زندہ رہ سکے تو وہ مستغنی عن الطعام ہو جائیگا اور دلیل رابع میں بیان کیا جاچکا ہے کہ جو مستغنی عن الطعام ہو وہ انسان نہیں ہو سکتا۔

جب کبریٰ ثابت ہو گیا تو چاہئے تھا کہ نتیجہ صحیح نکلتا لیکن نتیجہ خلاف قرآن نکلا ہے کیونکہ قرآنمجید سے یہ ثابت ہے کہ وہ اسوقت کھانا نہیں کھاتے۔

تو اب نتیجہ کا بطلان دلیل کے بطلان کو مستلزم ہوگا اور برہان میں دو طرح کے فساد ہوتے ہیں ایک اختلاف ہیئۃ دوسرا اختلاف مادہ۔ اسمیں اختلاف ہیئۃ تو نہیں اور پہلی شکل ہے جو کہ بدیہی الانتاج ہوتی ہے اور اسکی شرطیں ایجاب صغریٰ اور کلیتہ کبریٰ بھی پائی جاتی ہیں تو اب ہم اختلاف مادہ دیکھتے ہیں کہ صغریٰ اور کبریٰ میں کسی قسم کا فساد ہو تو اب کبریٰ یہ ہیں کہ "جسقدر زندہ ہیں کھانا کھاتے ہیں" کسی قسم کا فساد نہیں پایا جاتا اور پہلے اسکے صحیح ہونیکا ثبوت دیا جاچکا ہے اب اگر فساد ہے تو صغریٰ یعنی کہ مسیح زندہ ہیں کیونکہ اگر صغریٰ کو صحیح مانا جائے تو ماننا پڑیگا کہ وہ کھانا کھاتے ہیں لیکن یہ قرآنمجید کے خلاف ہے جب صغریٰ غلط ثابت ہوا تو نتیجہ بھی اسی لئے غلط نکلا تو اب جبکہ مسیح کا زندہ ہونا غلط ثابت ہوا تو اسکی نقیض کہ مسیح علیہ السلام وفات پا گئے ہیں صحیح ہوگا کیونکہ یہ نہیں ہوسکتا کہ مسیح زندہ بھی نہ ہوں اور مردہ بھی نہ ہوں کیونکہ اس طرح ارتفاع نقیضین لازم آتا ہے جو کہ محال ہے اور نہ ہی یہ ہو سکتا ہے کہ وہ زندہ بھی ہوں اور مردہ بھی کیونکہ اس طرح اجتماع نقیضین لازم آیا اور یہ بھی محال ہے۔ تو جب یہ قضیہ کہ مسیح زندہ ہیں غلط ثابت ہوا تو اسکی نقیض کہ مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں صحیح ہوگا اور اسکے ماننے سے نتیجہ قرآن کریم کے مطابق نکلیگا اور وہ بذریعہ منطق کے اس طرح ہے۔ (صغریٰ) مسیح وفات پا چکے ہیں (کبریٰ) اور جو وفات پا چکے ہیں وہ کھانا نہیں کھاتے۔ (نتیجہ) مسیح علیہ السلام کھانا نہیں کھاتے۔ پس مسیح کی وفات کو ماننے سے نتیجہ قرآن کے مطابق نکلا۔

دلیل سابع ساتویں دلیل وفات مسیح پر بذریعہ منطق اس طرح پر ہے۔ (صغریٰ) حضرت عیسیٰ رسول کریم سے پہلے ایک بشر گزرے ہیں (کبریٰ) اور جس قدر رسول کریم کے پہلے بشر گزرے

ہیں وفات پا گئے ہیں۔ (نتیجہ) حضرت عیسٰے وفات پا گئے ہیں (صغریٰ) مسلم فریق ثانی ہے۔

(ثبوت کبریٰ) کہ جسقدر رسول کریم سے پہلے بشر تھے وفات پا گئے ہیں یہ ہے کہ خدا تعالٰے فرماتا ہے کہ وما جعلنا البشر من قبلك الخلد افان مت فهم الخالدون یعنے ہمنے تجھ سے پہلے کسی فرد بشر کے لئے خلود نہیں بنایا اگر تو فوت ہوگیا تو کیا یہ خلود والے ہیں۔ اور رسول کریم کی وفات مسلم فریق ثانی ہے اور اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریم کی وفات کے بعد جو ان بشروں سے جو آپ کے پہلے گزر چکے ہیں کوئی زندہ نہیں رہ سکتا پس جب مقدمتین صحیح ثابت ہوئے تو نتیجہ بھی صحیح ثابت ہوا۔

پس جب ہمنے از روئے منطق ثابت کر کے دکھلا دیا کہ مسیح ناصری وفات پا چکے ہیں تو دوسری بات یہ کہ کیا مسیح ناصری ہی دوبارہ دنیا میں لوگوں کی ہدایت کے لئے آئینگے یا کوئی اور ہم آپکو بذریعہ منطق شکل اول جو بدیہی الانتاج ہوتی ہے یہ ثابت کر کے دکھاتے ہیں کہ وہ پھر دوبارہ اس دنیا میں تشریف نہیں لاسکتے۔

(صغریٰ) مسیح فوت ہو چکے ہیں۔

(کبریٰ) اور جو فوت ہو چکے ہیں وہ دوبارہ اس دنیا میں نہیں آئینگے (نتیجہ) اسلئے مسیح بھی دوبارہ دنیا میں نہیں آئینگے۔

(صغریٰ) مذکورہ بالا دلائل بینہ سے ثابت کیا جا چکا ہے اور کبریٰ بھی قرآن کریم سے ثابت ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے حرام على قرية اهلكنها انهم لا يرجعون اور آیت حتى اذا جاء احدهم الموت قال رب ارجعون ۝ لعلى اعمل صالحا فيما تركت كلا انها كلمة هو قائلها ومن ورائهم برزخ الى يوم يبعثون ۝ جب مقدمتین بھی صحیح ہوئے تو نتیجہ بھی صحیح ہوا۔

الغرض جب وفات مسیح اور مسیح کا دوبارہ اس دنیا میں نہ آنا ثابت ہوگیا اور مسیح موعود کے آنے کی علامات بھی ظہور میں آگئیں تو ضرور ہے کہ مسیح موعود اس امت محمدیہ میں کوئی فرد ملکی آنے والا ہو چنانچہ وہ آنے والا آگیا جس کی سچائی کے لئے خدا تعالٰے نے ہزارہا نشان دکھلائے لیکن اکثر لوگوں نے اسکا انکار کیا اور وہ مسیح موعود کے مندرجہ ذیل شعر کے مصداق ٹھہرے شعر

مے درخشم چوں قمر تابم چو قرص آفتاب ❊ کور چشم آنانکہ در انکار ما افتادہ اند

مبارک ہے وہ شخص جس نے اسوقت کو پہچانا اور صحابہ کرام کے زمرہ میں شامل ہوگیا۔ کیونکہ حضرت اقدس ظل و بروز سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اسلئے آپ کے متبعین بھی صحابہ کی طرح ہیں جیسے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں شعر

مبارک وہ جو اب ایمان لایا ❊ صحابہ سے ملا جب مجھکو پایا

اور جس کی طرف آیت وآخرین منہم لما یلحقوا بہم اشارہ کر رہی ہے والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

(جلال الدین جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ قادیان)

جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے سے ایک حوالہ کی درخواست

”جبکہ آنحضرت صلعم شکم آمنہ عفیفہ میں تھے تب فرشتہ نے ظاہر ہو کر کہا کہ اے آمنہ تو بیٹا جنیگی تو اسکا نام احمد رکھنا“

عبارت مندرجہ بالا کی نسبت جناب نے فرمایا تھا کہ یہ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے اور اس بنا پر جناب نے حضرت میاں صاحب کو کتب مسیح موعود سے قطعاً ناواقف ٹھہرایا تھا خاکسار نے اسکا حوالہ متعدد بار پوچھا۔ مگر جناب نے توجہ نہ فرمائی اور حوالہ نہ بتایا اب میں مایوس ہو کر جناب کے سامنے النبوۃ فی الاسلام کا صفحہ ۱۱۳ رکھتا ہوں

”ختم نبوت کے ذکر کا بھی ایک موقعہ تھا آنحضرت صلعم کے صاحبزادہ ابراہیم فوت ہو چکے تھے۔ زید کو آپ کا متبنّے کہا کرتے تھے زید نے زینب کو طلاق دیدی آنحضرت صلعم نے حکم الٰہی کے ماتحت زینب سے نکاح کیا جو تعلق ابوت کا لوگوں کے ذہن میں اسکے ساتھ تھا وہ بھی نہ رہا اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہمنے کوئی محمد رسول اللہ صلعم کو اسلئے نہیں بھیجا کہ جسمانی فرزند ہی اسکے ہوں اور آپکا کوئی سلسلہ نسب جسمانی ہی چلے بلکہ ہمنے تو اسکو آخری نبی بنایا ہے تاکہ اسکی روحانی اولاد کا سلسلہ کبھی دنیا میں منقطع نہ ہو“

اس عبارت میں جناب نے ابراہیم کی وفات کو پہلے بتایا ہے اور نزول آیت خاتم النبیین کو اسکے بعد میں تو ابتک تاریخوں میں یہی پڑھتا آیا ہوں کہ سنہ ۵ھ میں یہ آیت نازل ہوئی اور سنہ ۱۰ھ کو ابراہیم فوت ہوئے اب جناب اسکے خلاف فرماتے ہیں کیا یہ بھی ہمارے حضرت اقدس کی کتب سے قطعاً ناواقف ہونے کا نتیجہ ہے یا کوئی تاریخ زمانہ حال میں تصنیف ہوئی ہے یا آثار قدیمہ سے برآمد ہوئی جس سے یہ نقل فرمایا یا جناب کی تحقیقات خصوصی کا نتیجہ ہے اپنے دوستوں سے عرض پرداز ہوں کہ جناب مولوی صاحب سے جلسہ سالانہ پر اس سوال کا جواب لیں۔

فہرست کتب تشحیذ الیسی

رعایتی قیمت

(۲۰ ر دسمبر ۱۹۱۷ء سے ۱۵ ر جنوری ۱۹۱۸ء تک)

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی	خلاصہ مضمون کتاب
البرق	۳ر	۱ر	یہ شیعہ و سنت جماعت کا مباحثہ ہے۔ نہایت دلچسپ ہے شیعہ میں اشاعت کرنے والوں کو ایک روپیہ کے بیس ۲۰)
طبیب روحانی	۲ر	۱ر	دس بڑے گناہ۔ جنکے تحت میں تمام صغیرہ گناہ آجاتے ہیں۔ ان کا قرآن و حدیث سے علاج ۔ ہر ایک مومن کو اس کا مطالعہ ازبس ضروری ہے ؛
مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی	۰ر	—	مرزا احمد بیگ کی پیشگوئی پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں۔ ان کا جواب ۔ اکٹھی اشاعت کے لئے لینے والوں کو ایک روپیہ کے ۷۵ ؛
قبولیت دعا کے چھیاسی گر	۱ر	۱ر	اس میں قبولیت دعا کے ۸۶ گر قرآن و حدیث سے استنباط کرکے درج کئے گئے ہیں۔ چنانچہ ان گروں پر عمل کرنے والوں نے فائدہ بھی اٹھایا ہے۔ اکثر لوگوں سے اس رسالہ کی قبولیت میں تعریفی خطوط بھی آئے ۔ بوجہ عدم گنجائش صرف ایک شخص منشی فرزند علی صاحب فیروزپوری کا نام درج کیا جاتا ہے ؛
لیکچر سیالکوٹ	۲ر	۲ر	حضرت مسیح موعود کا لیکچر سیالکوٹ۔ جس میں حضرت نے کرشن کا دعویٰ کیا ہے اور اسلام کی حالت کا نقشہ دکھلایا گیا ہے ؛
دافع البلاء	۲ر	۱ر	حضرت مسیح موعود کی تصنیف طاعون کے بارے میں ؛
پارہ قرآن شریف اول	عہر	۶ر	حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی کے درس کے نوٹ لیکر شیخ یعقوب علی صاحب کا ترجمہ کیا ہوا۔ پہلا پارہ قرآن شریف ؛
خصوصیات مسیح	۱ر	-ر	اس بات کا ثبوت دیا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود مجدد ودن اعلیٰ شان رکھتے تھے اور زمرہ انبیاء میں داخل تھے ؛

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت اجماعی	خلاصہ مضمون کتاب
الوصیت پر نظر	۴ر	-ر	حضرت مسیح موعود کی کتاب الوصیت سے غیر مبایعین جو خلافت سلسلہ احمدیہ کا رد کرتے ہیں۔ الوصیت سے خلافت ثابت کیگئی ہے۔ غیر مبایعین میں اشاعت کے لئے ایک روپیہ کے ۷۵ ۔
تکفیر اہل قبلہ	۴ر	-ر	اس میں حدیثوں سے تکفیر اہل قبلہ کے متعلق بحث ہے۔ اشاعت کے لئے ایک پیکٹ ۵ ۔
قصیدۂ مہدویہ	۴ر	دو پیسہ	حضرت مسیح موعود کے ایک عربی قصیدہ کی پنجابی زبان میں نظم کیگئی ہے نہایت دلچسپ ہے ۔
مورکھ سیدھ	ار	۴ر	پنجابی نظم میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ ۔
حل چیستان مرزا کا جواب	ار	ہ	ثناء اللہ کی کتاب حل چیستان مرزا کا دندان شکن جواب۔ اشاعت کے لئے ایک روپیہ کے ۲۴ ۔
بیوی کی تعلیم	۳ر	ار	اس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مرد بیوی سے کیا روحانی فوائد حاصل کر سکتے ہیں
کارآمد حوالے	۲ر	ار	غیر احمدیوں کے مقابلہ میں مناظرہ کے وقت یہ حوالے کام آسکتے ہیں ۔
ادعیۃ القرآن	۲ر	ملمر	قرآن کریم کی تمام دعائیں معہ ترجمہ اردو نظم و نثر میں ۔
ہدایات	۲ر	ار	معاملات خرید و فروخت و رہن و کفالت وغیرہ کے تمام مسائل و احکام قرآن و حدیث سے جمع کئے گئے ہیں۔ ہر ایک احمدی کو اپنے پاس رکھنا چاہیئے
نغمۂ اکمل حصہ اول	دو دیم	۲ر	جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی نظمیں جمع کی گئی ہیں ۔
〃 〃 حصہ سوم	ار	۳ر	〃 〃 〃 〃
نشان رحمت	ار	۴ر	حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو حضرت مسیح موعود کی کتب سے مصلح موعود ثابت کیا گیا ہے
مکتوبات احمدیہ حصہ اول	۸ر	۴ر	وہ خطوط جو حضرت مسیح موعود نے مختلف دوستوں کو لکھے تھے۔ اور کہیں چھپے شائع نہ ہوئے تھے ۔
〃 〃 حصہ دوم	۸ر	۶ر	
〃 〃 حصہ سوم	۸ر	۶ر	〃 〃 〃 〃
اسلام کی پہلی	۴ر	۳ر	سلسلہ احمدیہ کے تمام مشہور عقاید کا بیان اور اعتراضوں کا جواب
محمد رسول اللہ	۱۲ر	ار	عیسائیوں کے رد میں۔ حضرت مسیح ناصری کے مقابلہ میں نبی کریم کی فضیلت ثابت کیگئی ہے

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی	خلاصہ مضمون
معیار حق	۳ر	۲ر	سچے مذہب کی شناخت کے بارہ میں ۞
لیکچر مہر سنگھ ملاوہ	۳ر	۲ر	باوا نانک علیہ الرحمۃ کا مسلمان ہونا ثابت کیا گیا ہے ۞
ترجمہ انگریزی حصہ اول و دوم	۶ر	۵ر	انگریزی ترجمہ سیکھنے کے لئے نہایت آسان قاعدہ ہے۔ بہت سے سکول ماسٹروں نے اس رسالہ کی تعریف کی ہے ۞
حضرت مسیح موعودؑ کی پرانی تحریریں	۲ر	۱ر	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تحریریں۔ جنمیں معارف و حقایق بھرے پڑے ہیں
سلک مروارید	۳ر	۲ر	لڑکیوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے واقف کرنے کے لئے دلچسپ ناول کے طرز پر
الاسماء الحسنیٰ	۵ر	۴ر	اسماء باری تعالےٰ۔ ہر ایک کے معانی و تشریح ۞
الموعظۃ الحسنہ	۲ر	۱ر	سورہ تبت یدا کی تفسیر ۞
ترجمۃ القرآن پارہ ۱۷ تا ۱۹	مجلد ہر پارہ ۳ر غیر مجلد ہر پارہ	۱۲ر	شیخ یعقوب علی صاحب کا ہے۔ جسمیں موجودہ زمانہ کے اعتراضات و ربط۔ آیات قرآنی کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے۔ فی پارہ ۳ر
آثار مبارکہ	۱ر	۲ر	اس میں حضرت مسیح موعود کی ٹوپی درج ہے ۞
مجموعہ الہامات مکمل سٹ ہر سہ	۱۴ر	۱۲ر	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے الہام و کشوف۔ جو مختلف کتب و اخبارات میں سے ایک جگہ کئے گئے ۞
قدامت روح و مادہ	۳ر	۲ر	آریوں کے رد میں ۞
اسلام	۲ر	۱ر	ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام تبلیغ سے پھیلایا گیا ہے نہ کہ تلوار سے ۞
ضرورت نبی	۱ر	۱ر	مضمون کتاب کے نام سے ظاہر ہے ۞
خطبات نور ہر دو حصص	۱ر	۱۲ر	مولانا نور الدین صاحب خلیفہ اول کے خطبات جمعہ و عیدین کا مجموعہ۔
چمکار محمدی	۸ر	۴ر	سوانح عمری نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ پنجابی نظم میں۔
چمکار مہدی مصنفہ میر محمد علی	۱ر	۲ر	تبلیغ مہدویت پنجابی نظم میں
وفات نامہ مولوی عبد	۱ر	۲ر	نام سے ظاہر ہے ۞
انوار محمدی	۱ر	×	دو پیسے کے تین ۞

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی	خلاصہ مضمون کتاب
احمدی زرگر	۴ر	۳ر	اس کتاب میں زرگروں کے ہتھکنڈے ظاہر کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کے پڑھنے سے ساروں کے فریبوں سے بچ سکتا ہے ۔
انوار خلافت	۱۰ر	۹ر	حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ۱۹۱۵ء کے جلسہ کی تقریریں ۔
مباحثہ شملہ	۳ر	۳ر	مبائعین وغیر مبائعین کے مابین تحریری مباحثہ۔ اور ایک ثالث کا مبائعین کے حق میں فیصلہ ۔
پیغام حق	۴ر	۳ر	ابتدا تبلیغ سلسلہ کے متعلق اس سے بہتر رسالہ نہ ملیگا۔ نہایت خوشخط اور عمدہ کاغذ پر ۔
نبی کی پہچان	۱ر	۶	نبی کی صداقت کے طریق ۔
مباحثہ امرتسر	۴ر	[illegible]	مولوی غلام رسول صاحب راجیکی و مولوی ثناء اللہ کے درمیان جو امرتسر میں تحریری مباحثہ ہوا ۔
القادر ربّانی	۱۲ر	۵ر	مرزا احمد بیگ کی پیشگوئی ۔ و آیت لو تقول علینا پر مدلل و مفصل بحث ۶۸ صفحے کی کتاب ہے۔ قیمت صرف ۵ ر۔ لکھائی چھپائی کاغذ اعلیٰ
عصمت انبیاء	۱۰ر	۶ر	پادری ہارون کے سوالوں کا جواب۔ اکثر حصہ حضرت اقدس کا نوشتہ ہے۔ ان آیات کے صحیح معنے جن سے نبیوں پر گناہ کا الزام دیا گیا ہے ۔
غلامی	۳ر	[illegible]	غلامی کے متعلق [illegible] تشریح اور اعتراضات کا جواب ۔
چشمدید واقعہ صلیب	۴ر	۱۴	مسیح کے زندہ صلیب سے اتارے جانے کی عینی شہادت ۔
صداقت مریمیہ	۴ر	۱۴	یہی مسیحی و اسلامی ذرائع سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ مسیح بے باپ پیدا ہوئے۔ اور آنحضرت نے ہی مریم کی تطہیر فرمائی ۔
القول المحمود	۸ر	۷ر	مولوی محمد احسن صاحب کی کتاب القول المجد کا نہایت مدلل جواب ۔
حقیقت نزول مسیح	۱۰ر	۶ر	حضرت مسیح موعود کے متعلق پنجابی نظم میں جامع کتاب ہے۔ تبلیغ سلسلہ کے لئے پنجابی زبان کے جاننے والوں کو یہ کتاب دکھلانی چاہیئے ۔
مسدس محمود و ضال (جیب)	۱ر	۶	جناب ثاقب مالیر کوٹلوی کا دلکش کلام ضرور خریدئے ۔

نام کتاب	قیمت اصل	قیمت رعایتی	خلاصہ مضمون
حقیقت نماز	مہر	۷ر	نماز وغیرہ کی فلاسفی۔ اسکے متعلق تمام احکام واذکار کا دلچسپ مجموعہ حجم ۲۴۰ صفحہ۔ نہایت ارزاں قیمت ہے ؞
کسر صلیب	۸ر	مہر	ردّ عیسائیت
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری	سہر	۲ر	یہ رسالہ تشحیذ ماہ فروری ۱۹۱۳ء ہے۔ اسمیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری از پیدائش تا رحلت درج ہے ؞
تصدیق المسیح	۶ر	سہر	یہ رسالہ جون ۱۹۱۳ء کا تشحیذ ہے۔ اس رسالہ میں جسقدر غیر احمدی علماء حضرت مسیح موعود کے دعوے پر علمی اعتراض کیا کرتے ہیں۔ ان کا مدلل جواب۔ ہر ایک احمدی کو غیر احمدیوں کے مقابلہ میں تیار رہنے کے لئے اس رسالہ کا پڑھنا ضروری ہے ؞
اسمہ احمد	۴ر	۳ر	اس رسالہ میں اسمہ احمد کا مصداق حضرت مسیح کو ثابت کیا گیا ہے۔ تشحیذ ماہ ستمبر ۱۹۱۴ء
نبوت مسیح موعود	۶ر	۴ر	اس رسالہ میں حضرت مسیح موعود کی تحریروں سے حضرت صاحب کی نبوت ثابت کی گئی ہے۔ تشحیذ فروری ۱۹۱۵ء ؞
تحقیق امام آخر الزمان	۵ر	سہر	شیعہ کی کتب سے حضرت مسیح موعود مہدی معہود کا ثبوت۔ تشحیذ جون ۱۹۱۵ء
الفارق	۴ر	۲ر	اس رسالہ میں غیر مبائعین کے مقابلہ میں۔ مبائعین کے حق پر ہونے کے متعلق قوی دلائل جمع کئے گئے ہیں (تشحیذ جنوری ۱۹۱۶ء)
مسئلہ حیات و ممات مسیح (ناصری) علیہ السلام	۳ر	۲ر	اس رسالہ میں مسئلہ حیات و ممات مسیح ناصری جو احمدیوں وغیر احمدیوں میں مابہ النزاع میں بحث ہے۔ اور وفات مسیح کے متعلق قرآن و حدیث سے ثبوت۔ تشحیذ اپریل ۱۹۱۶ء
مسیح موعود کی نبوت از روئے قرآن و حدیث	۳ر	۲ر	قرآن و حدیث سے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت ثابت کیگئی ہے۔ تشحیذ مئی ۱۹۱۶ء
فائل تشحیذ گذشتہ	عہ / ۸ر	عار	

نام کتاب	قیمت اصل	قیمت رعایتی	خلاصہ مضمون کتاب
تفسیر آیت خاتم النبیین	۴ر	۳ر	آیت خاتم النبیین کے متعلق علامہ حافظ روشن علی صاحب کی نہایت عالمانہ تفسیر۔ تشحیذ فروری ۱۹۱۷ء
محمدی ختم نبوت کی اصل حقیقت	۴ر	۳ر	حضرت مسیح موعود کی کتب سے ختم نبوت کا ثبوت۔ تشحیذ اگست ۱۹۱۷ء
فتاویٰ نوریہ	۳ر	۲ر	اس رسالہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے اقوال درج ہیں جیسیں حضرت مسیح موعود کی نبوت و کفر غیر احمدیان کے متعلق مختلف اوقات میں فرمائے۔ تشحیذ ستمبر ۱۹۱۳ء
عظمت مسیح ناصری ازروئے قرآن مجید	۴ر	۳ر	یہ ایک نہایت نایاب مضمون ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے قلم سے اسوقت نکلا تھا۔ جن دنوں میں آپ تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر تھے۔ یہ آپ نے ایک عیسائی لیکچرار کے جواب میں لکھا تھا۔ نہایت قابل دید رسالہ ہے۔ (تشحیذ اپریل ۱۹۱۳ء)
غیر احمدی کی لڑکی کا نکاح منع ہے	۴ر	۳ر	اس رسالہ میں حضرت مسیح موعود کی تحریروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ غیر احمدیوں کو لڑکی دینا منع ہے۔ (تشحیذ اکتوبر ۱۹۱۳ء)
احمد قادیانی کی صداقت کا ثبوت	۳ر	۲ر	قرآن مجید میں جو راستبازوں کے نشان ہیں۔
رمضان المبارک	۳ر	۲ر	اس رسالہ میں روزہ کے متعلق جسقدر مسائل ہیں۔ بدلائل قرآن و حدیث ثابت کیا گیا ہے۔ (تشحیذ اگست ۱۹۱۷ء)
وہ نبی	۳ر	۲ر	نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جسقدر پیشگوئیاں حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ نے بائبل میں کی تھیں۔ ان پیشگوئیوں کے مصداق نبی کریم ثابت کئے گئے ہیں۔ (تشحیذ اکتوبر ۱۹۱۳ء)
عید اضحیٰ	۳ر	۲ر	قربانی کی فلاسفی اور اسکے مسائل کے بیان میں۔ تشحیذ نومبر ۱۹۱۲ء

وہ کتابیں جنمیں رعایت نہیں ہے

نام کتاب	قیمت	خلاصہ مضمون کتاب
بلوغ المرام	۱۲ ار	حدیث کی مشہور و معروف درسی کتاب ؞
ظہور المہدی	عار	احمدی مذہب کے مسلمانوں کے عقاید مع دلائل قرآن و حدیث ہے ۔
حضرت مسیح موعود کا آخری لیکچر لاہور	ار	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سب سے آخری لیکچر
نوازمت جہم	۸ر	
کلام محمود	۳ر	حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی عہد خلافت سے پہلے کی نظمیں ۔ جو ایک جگہ جمع کی گئی ہیں ؞
اُمۃ الحفیظ کی آمین	سر	
قرآن شریف حیدرآبادی	سعہ	مولانا میر محمد سعید صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رض سے سبقاً پڑھ کر مرتب کیا ہے ۔ اور خلیفہ ثانی سے پہلے جو کچھ احمدیہ لٹریچر میں موجود تھا سب کا خلاصہ تفسیری نوٹوں میں موجود ہے ؞
دُرِّ ثمین فارسی	۷ر	یہ کتاب سوائے دفتر تشحیذ الاذہان کے اور کہیں سے نہیں ملیگی ۔ چند جلدیں باقی ہیں ؞
دُرِّ ثمین اُردو اوّل ایڈیشن	۲ر	یہ دُرِّ ثمین پہلے چھاپے کی ہے ۔ تھوڑی جلدیں باقی ہیں ؞
دُرِّ ثمین فوٹو والی	۸ر	اس دُرِّ ثمین میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فوٹو بھی ہے ؞
دُرِّ ثمین اُردو قسم اعلیٰ	۵ر	یہ نئی ایڈیشن کی دُرِّ ثمین ہے ؞
النصح	ار	تائید سلسلہ ہیں ؞

فہرست مضامین منشی خادم حسین صاحب رض

یہ شیعہ مذہب کی تردید میں منشی صاحب کے مضامین والے رسالے ہیں ۔ ہر رسالہ ۴ر کی بجائے ۲ر پر ملیگا سب کے خریدار کو ۱۰ فیصدی رعایت ؞ نئے خریدار بننے والے اور ان رسالوں کے خریدار کو ۲۰ فیصدی

رعایت سے ممکن ہے کہ بعض رسالے ختم ہوں (۱) تحقیق واقعات کربلا دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء (۲) واقعات کربلا دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء (۳) شعبیان قدیم نومبر سنہ ۱۹۱۳ء (۴) الملاحم ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء (۵) خواص الائمہ جولائی سنہ ۱۹۱۲ء (۶) علامات الشیعہ جون سنہ ۱۳ء (۷) عبد الحدین سبا مئی سنہ ۱۳ء (۸) شیعہ مذہب مارچ سنہ ۱۳ء (۹) سلمان منا اہل البیت۔ جنوری سنہ ۱۳ء (۱۰) تعزیہ داری ایران دسمبر سنہ ۱۳ء (۱۱) یزید کی مدح خوانی نومبر سنہ ۱۳ء (۱۲) عقاید نصاریٰ و عقاید شیعہ اکتوبر سنہ ۱۳ء (۱۳) شمائل مرتضوی سنہ ۱۳ء (۱۴) جواب اعتراضات شیعہ مارچ سنہ ۱۳ء (۱۵) واقعات کربلا تشحیذ جنوری سنہ ۱۳ء (۱۶) جوابات اعتراضات شیعہ مارچ سنہ ۱۳ء (۱۷) مماثلت شیعہ و نصاریٰ اکتوبر سنہ ۱۳ء (۱۸) خلفائے راشدین و یزید کا مقابلہ جنوری سنہ ۱۴ء (۱۹) اتحاد الفریقین فی اعتقاد الفریقین فروری سنہ ۱۴ء (۲۰) اتحاد الفریقین فی اعتقاد الفریقین۔ اپریل سنہ ۱۴ء (۲۱) تحقیق امام آخر الزمان جون سنہ ۱۵ء۔ (۲۲) صحابہ رسول و صحابہ امام حسین۔ مئی سنہ ۱۶ء (۲۳) اختلافات کثیر فی المرویات تطہیر۔ جون سنہ ۱۶ء (۲۴) ہر امام کے پیروان کے مختصر حالات۔ نومبر سنہ ۱۶ء۔ (۲۵) مکالمہ شیعہ و احمدی۔ رسالہ دسمبر سنہ ۱۶ء۔ جنوری سنہ ۱۷ء۔ اپریل سنہ ۱۷ء۔ جولائی سنہ ۱۷ء۔ ستمبر سنہ ۱۷ء۔ دسمبر سنہ ۱۷ء۔

تمام تصانیف موجودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
و حضرت خلیفۃ المسیح مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ
و حضرت خلیفۃ المسیح مرزا محمود احمد صاحب ایدہ اللہ
و دیگر بزرگان سلسلہ

دفتر تشحیذ سے مل سکتی ہیں

(۲)

بقایاداران تشحیذ کے ذمے چودہ سو روپیہ ہے۔ ۱۴۰۰

علاوہ ازیں سنہ ۱۹۱۶ء کا بقایا ۰-۲-۱۶۰

سنہ ۱۹۱۷ء کا بقایا ۰-۱۱-۲۹۵

مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان

بقایادار سالانہ جلسہ پر یہ رقم ادا فرما دیں۔ آخر ہم اپنا کام کسطرح چلائیں۔

ہاتھی دانت کے پھولدار بٹن و دیگر اشیاء جو صنعت گاری کا عمدہ نمونہ ہیں۔ دفتر تشحیذ سے ارزاں مل سکتی ہیں۔

حب اکسیر مشکی

وہ دردمند جسکی دردناک آواز غم مردہ دلوں کو

آٹھ آٹھ آنسو رلا رہی ہے اسکی مایوسی اور یاس حسرت ایک مردہ پن ہے بدن نحیف حسرت زدہ جب ذرا بیٹھکر اٹھے تو آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا جب ذرا دوڑے یا کوئی وزنی چیز اٹھائی تو دم پھول گیا رنگت ایسی زرد گویا مردنی چھائی ہوئی ہے معدہ میں فتور۔ غذا

نہ تو ہضم ہوتی ہے نہ وقت پر رفع حاجت

دائمی قبض کی شکایت ضعف دل۔ ضعف دماغ گویا تمام اعضائے رئیسہ کمزور بدن میں سستی اور کاہلی کسی کام کے کرنے کو دل نہیں چاہتا نہ کوئی کام سرانجام ہوتا ہے ہمنے

محض اللہ کے فضل سے چند ادویات کا کیمیاوی

طریق سے جوہر نکالا ہے جس کے استعمال سے ہر قسم کی کمزوری اعصاب وغیرہ کے مایوس العلاج مریض جو اپنے آپ کو زندہ درگور سمجھے ہوئے تھے اور جو اشتہاری ادویات خرید خرید کر مایوس اور بدظن ہو چکے تھے چند دنوں کے ہی استعمال سے تندرستی اور

دوبارہ جوانی کا منہ دیکھ رہے ہیں

قیمت صرف ع۸

تمام کہنہ امراض کا علاج بذریعہ خط و کتابت۔ خرچ ڈاک کے لئے ۔/ کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔ **فہرست** کارخانہ سے مفت طلب کرو

ملنے کا پتہ:- مینیجر "رفیق حیات" **قادیان** (پنجاب)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۶۴

لال شربت

اگر آپ اپنے بچوں اور عزیزوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلا دیں کلیجہ کی کمزوری کھانسی اور لاغری کو دور کرنا چاہتے ہو تو لال شربت پلا دیں بچے سے ضعیف تک کو دوا ایکساں فائدہ کرتی ہے پینے میں شیریں اور رنگ ہونے کی وجہ سے بچے خاصکر بہت خوشی سے پیتے ہیں آپ بھی اپنے بچوں اور عزیزوں کو آزمائش کیلیجئے قیمت فی شیشی ۱۲ر محصولڈاک ۸ر تین شیشی کی قیمت ۲عہ محصولڈاک ۱۰ر

قوت کی گولیاں

۲۷ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو رہی ہیں طاقت دینے والی مشہور دوائیں فاسفورس آسٹکنیا۔ ڈامینیا ملا کر یہ گولیاں بنتی ہیں اسلئے مغز، دماغ اور خون کو طاقت دینے کا خاص دعویٰ رکھتی ہیں زیادہ محنت جوانی کی خرابی بے اعتدالی خواہ کسی وجہ سے ہو۔ ان گولیوں کے استعمال سے اول ہی روز فائدہ ظہور میں آتا ہے بدن میں قوت مزاج میں گرمی معلوم ہوتی ہے۔ چہرہ پر رونق اور جوانی میں ضعیفی کی سی حالت ٹوٹے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہے قیمت ۳۰ گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ محصولڈاک ایسی چار شیشی تک ۵ر

دیکھئے ایڈیٹر صاحب مخبر دکن کیا تحریر فرماتے ہیں میں نے ڈاکٹر صاحب کی تعریف پر خیال کرکے ۳۰ گولیاں منگوائیں اسکے تیر بہدف اثر اور فوائد پر نظر کرتے ہیں تو ان گولیوں کی قیمت بجائے ایک روپیہ کے تیس روپیہ چاہئے تھی۔

المشتہر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ ۶ تاراچند دت اسٹریٹ